رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اصول دین کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفے بر جاں مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۳۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے " سے

عام خریداران سے " صر

" " ششماہی عگر

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

67418

امرتسر - ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۴ - جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر ... صـ ۱ تا ۳

(۲) عجیب و غریب شادیاں ... صـ ۳-۴

(۳) مرزائیوں کی شکست ... صـ ۴

(۴) مرزائی بہائی اور کسر صلیب ... صـ ۵-۶

(۵) قصبہ نجوڑ ریاست پٹیالہ میں ...

مرزائیوں کی شکست مقوم ... صـ ۶

(۶) مسافر حجاز کا مکتوب ... صـ ۷-۸

(۷) برطانیہ میں درآمدہ مال ... صـ ۸

(۸) مولانا اشرف علی دیوبندی ... صـ ۹-۱۰

(۹) اتحاد اسلامی ... صـ ۱۱ تا ۱۲

(۱۰) ہماری تہذیب ... صـ ۱۲

(۱۱) ملکی مطلع ... صـ ۱۳-۱۴

(۱۲) متفرقات ... صـ ۱۵

(۱۳) انتخاب الاخبار ... صـ ۱۶

(۱۴) اشتہارات ... صـ ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

اور اُس کی تنقید

نمبر ۴

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں ہندو دھرم کی مرمت کرتے ہوئے جس طرح ہندو قوم کی اصلاح و تقویت چاہی ہے اس کا کچھ بیان آپ اہلحدیث کی گذشتہ اشاعتوں میں مطالعہ کر چکے۔ آج ہم ان کی اُن نصائح کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے ہندوؤں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے ذکر کی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"حفاظت خود اختیاری کیلئے میں ہندوؤں کو حسب ذیل مشورہ دیتا ہوں۔

(۱) والنٹیروں کا سنگٹھن کرو۔

(۲) جسمانی تربیت کو ۱۲ سے لیکر ۲۵ برس تک کی عمر کے تمام ذاتوں کے بچوں کیلئے جن میں ویشوں کو بھی شامل کیا جائے۔ لازمی قرار دیا جائے۔

(۳) اکھاڑے کھولے جائیں۔ جہاں ان والنٹیروں کو لاٹھی اور تلوار کے کھیل سکھائے جائیں۔

(۴) بال بواہ کی رسم کو بند کرنا اور بڑی عمر میں شادی کرنے کے رواج کو فروغ دیا جائے۔ اور عموماً ان والنٹیروں میں سے کسی کو ۲۵ برس کی عمر سے پیشتر شادی نہ کرنے دیجائے۔ قدرتی طور پر اسوقت ہندو لڑکیوں کی شادی بھی ۱۶- ۱۷- اور ۱۸ سال کی عمر میں ہونے لگی ہے۔

(۵) اس خیال کو پیدا کرنا کہ ماس کھانا۔ سناتنیوں کے دھرم شاستر کے انوسار کوئی پاپ نہیں۔"

(اخبار ملاپ لاہور - ۲ مئی)

اہلحدیث:- ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ پانچ مشورے ہندوؤں کو ان کی حفاظت خود اختیاری کیلئے دئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

یہ مشورے بذات خود قومی زندگی کیلئے مفید ہوں یا کیسے ؟ ہمیں اس سے بحث نہیں - ہم تو یہی دریافت کرتے ہیں کہ جب ڈاکٹر صاحب ہندو جاتی کی بنیاد ویدوں کو قرار دیتے ہیں تو ان نصائح و مشوروں کے لئے وید منتر کا حوالہ کیوں نہیں دیتے - تاکہ ثابت ہو جائے کہ ویدوں نے ہندوؤں کو ایک ایسی مکمل اور روشن شریعت دی ہے جو ان کی نجات اخروی (تناسخ چکر) اور سعادت دنیوی کیلئے کافی ہے - اور اُس کے ہوتے ان کو دنیوی فوائد کیلئے مذہب کو مرمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی -

اگر وید ان امور میں رہنمائی نہیں کرتے تو ڈاکٹر صاحب کا کیا حق ہے کہ خود امتی ہو کر دیگر امتیوں کی لئے ایک ایسا لازمی قانون بنائیں جو مذہب کی رُو سے اُن پر لازم نہیں ہے -

دیکھئے گوشت خوری کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے گو شاستروں کی عبارت نقل نہیں کی - لیکن نام تو لے دیا کہ گوشت خوری شاستروں کے انوسار کوئی پاپ نہیں ہے - اسی طرح دیگر مشوروں میں بھی اگر وید یا شاستروں کا نام لیکر مشورہ - نصیحت فرماتے تو وہ نصیحت ایک مذہبی حکم تصور کیا جاتا - لیکن اب تو ڈاکٹر صاحب کی شخصی رائے سمجھی جاتی ہے جو مسلمانوں کو دیکھکر سوجھی - جیسا کہ اُنہوں نے اپنی تقریر میں خود اعتراف کیا ہے -

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے دھرم شاستروں میں گوشت خوری کی اجازت ہے اور ان کے بزرگان برابر بھیڑ بکری گائے وغیرہ کا گوشت استعمال کرتے رہے ہیں - لیکن معزز معاصر "ملاپ" کو ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ اگر ایک نظر سے بنا بر ضرورتِ وقتی خوش لگا ہے - تو دوسری نظر سے وہ خلاف دھرم بھی نظر آیا ہے - حالانکہ گوشت خوری کا مسئلہ بدھوا بواہ سے بہت خفیف ہے - کیونکہ شاستروں میں بدھوا بواہ کی اجازت تو مطلقاً نہیں - چنانچہ سوامی دیانند جی نے بھی ہندو دھرم کی اصلاح چاہی لیکن اُنہوں نے بھی صرف بال بدھوا کی اجازت دی اور شوہر دیدہ عورت کیلئے ممانعت بحال رکھی - اب زمانہ کے واقعات نے ڈاکٹر صاحب اور آریوں کی آنکھیں کھولیں تو ان کو ہر قسم کی بیوہ کی شادی کرنے کی تجویز پاس کرنی پڑی -

پس اسی طرح ضرورت زمانہ کو سمجھکر گوشت خوری بھی تسلیم کر لینی چاہیئے - خصوصاً جبکہ شاستر بھی تائید کرتے ہیں -

ڈاکٹر صاحب بدھوا وواہ کی بابت اپنی تفصیلی تقریر میں فرماتے ہیں -

"کٹر سناتن دھرمی بدھوا بواہ کے پرشاد سے نفرت کرتے ہیں - اگر کٹرپن کے یہی معنے ہیں کہ ایک ہزار سال کے پہلے دھرم شاستروں میں جو نیم لکھے گئے تھے - اُن کی اب بھی لفظ بلفظ پیروی کیجائے تو شاید اس وقت ہندوستان میں ایک بھی سناتنی موجود نہیں ہے - اس لئے دانائی یہ ہے کہ ہم ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ کی مخالفت نہ کریں"

(ملاپ - ۲ مئی صفحہ ۲)

اس میں ڈاکٹر صاحب نے صاف الفاظ میں تصریح کر دی ہے کہ ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ (شادی بیوگان) کی مخالفت نہ کیجائے -

ہمعصر "ملاپ" اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے بڑے مزے سے لکھتا ہے -

"ہندوؤں کی اندرونی حالت سدھارنے کیلئے وہ بال وواہ کا دور کرنا ضروری سمجھتے ہیں"

اور ودھوا وواہ کے متعلق بڑی خوبی سے لکھتے ہیں -

ڈاکٹر صاحب نے جس ضرورت وقت کی طرف اشارہ کیا ہے اُسے وہ خود کھولکر بتاتے ہیں -

"عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشر الیتی ہیں - وہاں ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں - جن میں سے بہت سے تو ممکن ہے کہ اسکی ماتا کے سمبند ہی ہوں - چونکہ یہ عورتیں زیادہ تر ہندوؤں کے اچھے گھرانوں برہمن، کھتری، ویشوں ہی سے سمبند رکھتی ہیں - اسلئے وہ مسلمانوں میں بھی عمدہ فہم و فراست کے لوگ پیدا کرتی ہیں، جس سے ہر طریق زندگی میں ہندوؤں کے دشمن یا مخالف مضبوط ہوتے جاتے ہیں"

(ملاپ ۲ مئی صفحہ ۲)

ہمعصر ملاپ اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے اس کی تعریف میں لکھتا ہے

"آپ (ڈاکٹر صاحب) نے قدرتی اصول کو سمجھاتے ہوئے بدھوا بواہ کے روکے جانے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق ایک بالکل اچھوتا اور انوکھا خیال پیش کیا ہے"

اس حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو قوم کو شادی بیوگان کو بند کرنے کی وجہ سے بہت سے بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں - لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے اس قول کا مطلب ٹھیک طور پر نہیں سمجھے جو وہ کہتے ہیں کہ "ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشر الیتی ہیں"

شرم بچانے سے اگر مسلمان ہو کر نکاح کرنا مراد ہے تو وہ دیویاں بالکل درست کرتی ہیں - اور جو مسلمان ان سے نکاح کرتے ہیں وہ بھی درست کرتے ہیں - اور اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ہندو عورتیں مسلمانوں سے تعلق ناجائز پیدا کر لیتی ہیں - تو یہ شرم بچانا نہیں - بلکہ بے شرمی - بیحیائی اور بدکرداری ہے جو عورت مرد ہر دو کیلئے موجب روسیاہی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایسے ہی حالات کے متعلق ہر دو مذکورہ بالا صورتوں کی نسبت ارشاد ہے -

ولاجناح علیکم ان تنکحوھن اذا اتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر - (ممتحنہ پ ۲۸)

"یعنی (جب مشرک عورتیں مومن ہو کر مسلمانوں کی جماعت میں آ شامل ہوں تو اے مسلمانو!) اُن سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب

نکاح آریہ - آریہ دھرم کے متعلق نکاح کے نقائص اور اسلامی طریق نکاح کی فضیلت - گوشت خوری

تم ان کے مہر ادا کردو - اور کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو ؛

پس ایسی صورت میں ڈاکٹر صاحب موصوف بجائے اس کے کہ ہندوؤں کو اس بات کا اشتعال دلائیں کہ وہاں (مسلمانوں کے ہاں) اُن (ہندو دیویوں) کے بچے پیدا ہوتے ہیں - جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں ؛ یہ کہنا چاہئے تھا کہ وہ بدکار عورتیں ہماری ہمسایہ قوم کے اخلاق و کردار کو بھی خراب کرتی ہیں - جس سے ملک کا کیریکٹر خراب ہو کر اسکی بربادی کا موجب ہو رہا ہے -

اول تو ہمیں ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی تصدیق ہی میں کلام ہے - کیونکہ ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے وہ کون سے بچے ہیں جو ہندو عورتوں سے پیدا ہوئے اور پھر انہوں نے ہندوؤں کا سر توڑا ہو - شاید ڈاکٹر صاحب کو ملتان - کوہاٹ - امرتسر - سہارنپور - دہلی جبلپور اور کلکتہ کے واقعات میں اسکی مثالیں معلوم ہوں - لیکن بخدا ہمیں اس کا کوئی علم نہیں - کیا ڈاکٹر صاحب موصوف اُن نوجوانوں کی فہرست مرتب کر کے اپنے قول کی تصدیق کرائینگے - جنہوں نے ان فسادات میں حصہ لیا ہو - اور وہ مسلمانوں کے تخم اور ہندو دیویوں کے لطن سے پیدا ہوئے ہوں -

اور اگر وہ اسے ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً نہ کر سکینگے تو ڈاکٹر صاحب کا قول محض ہندوؤں کو اشتعال دلانے کیلئے ہے - جس سے وہ دونوں قومیں (ہندو مسلم) کی بدنامی سے ملک کی روسیاہی کا اعلان کر رہے ہیں - خدائے تعالےٰ ایسے کوتاہ اندیش لیڈروں کی حمایت سے ملک کو جلد مستغنی کرے -

اور اکھاڑے اور لٹھی بازی اور تلوار بازی کا جو سبق ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے وہ بھی ملک کی بربادی کا سبق ہے - کیونکہ زور اور جرأت جبتک اخلاق و پرہیزگاری کے زبردست ہاتھوں میں نہ ہوں کسی مفید نتیجہ تک نہیں پہنچاتے - یہ آزادی اور جرأت کسی دن بُرا رنگ لائیگی - نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی - اور پھر گورنمنٹ کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے ملک کیلئے - ہمیں قوم کو اعلےٰ اخلاق اور اعلےٰ کیریکٹر پر پہنچا کر ان سے نیک امیدیں رکھنی چاہئیں - نہ کہ چھوٹتے ہی مادر پدر آزادی اور جنگ و جدال اور اشتعال و قتال کے سبق دے دیکر آپس میں لڑوا لڑوا کر ہلاک کرا دینا چاہیے -

دیکھتے نہیں ؟ کہ سرکاری سکولوں سے قطع تعلق کر لینے پر جو مادر پدر آزادی کا سبق دیا گیا تھا اس کا کیا نتیجہ نکلا کہ نوجوان ماں باپ کے قبضہ سے نکل گئے ہیں - اور ان میں ادب و عزت کا لحاظ ہرگز نہیں رہا - اچھا خدا حافظ -

(خاکسار میر سیالکوٹی)

عجیب و غریب شادیاں

اور

پاپوں کی بربادیاں

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں ؛
روئینگے ہم ہزار بار - کوئی ہمیں ستائے کیوں

"براہم - دیو - ارش - پراجاپتیہ - آسُر - گاندھرب - راکشش - پشاچ - اسمیں آٹھواں دواہ ادھم ہے" (منو شاستر $\frac{3}{21}$)

خاکسار :- آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا کہ آٹھ قسم کے بیاہ شاستر میں تحریر ہیں جن کے نام اوپر گنائے گئے ہیں - اب ذرہ ہر ایک کی تفصیل بھی سن لیجئے -[1]

" اب آٹھواں دواہ کا ذکر کہتے ہیں - برادر کنیا کو کپڑا دیکر اور زیور دیکر بر کو بلا کر کنیا کو دیوے وہ براہم دواہ ہے " (منو شاستر ادھیائے $\frac{3}{27}$)

"یگیہ میں رتوج کو النکار سہت کنیا کو دیوے وہ دیو دواہ کہلاتا ہے" (منو شاستر $\frac{3}{28}$)

" ایک یا دو گئو اور بیل بر سے لیکر کنیا کو دیوے وہ آرش دواہ کہلاتا ہے " (منو شاستر $\frac{3}{29}$)

" برادر کنیا دونوں ملکر دھرم کو کریں - یہ بات کہکر برادر کنیا کی پوجا کر کے کنیا کو دیوے یہ پراجاپتیہ دواہ کہلاتا ہے " (منو شاستر $\frac{3}{30}$)

" مار پیٹ کر کے روتی پکارتی ہوئی کنیا کو گھر سے لے آنا راکشش دواہ کہلاتا ہے " (منو شاستر $\frac{3}{33}$)

" کنیا اور کنیا کی ذات والوں کو دولت دیکر کنیا لینا آسر دواہ کہلاتا ہے " (منو شاستر $\frac{3}{31}$)

" برادر کنیا آپس میں اچھا کر کے جو سنجوگ کریں وہ گاندھرب دواہ کہلاتا ہے - یہ دواہ یعنی شادی صحبت داری کے واسطے ہے " (منو شاستر $\frac{3}{32}$)

" جو عورت سوتی ہو یا دولت یا شہوت سے مست ہو یا کسی بیماری میں مبتلا یا بے خبر ہو اُس سے تنہائی میں صحبت کرنا پشاچ دواہ ہے یہ سب سے ادھم ہے " (منو شاستر $\frac{3}{34}$)

خاکسار :- بیاہوں کی یہ تفصیل ہے - کپڑا اور زیور دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی دواہ ہے - اگر بیل یا گئو دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اگر عورت مرد خود آپس میں رضامند ہو جائیں وہ بھی دواہ ہے - عورت یا اُسکی ذات والوں کو روپیہ دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اور جو صحبت داری کے لئے عورت کیجائے وہ بھی دواہ ہے - اور جو عورت سوتی ہو یا وہ شہوت سے یا دولت سے مست ہو یا وہ بیمار ہو اور اُس سے تنہائی میں صحبت کر لیجاوے وہ بھی ایک قسم کا دواہ ہے - اور روتی پیٹتی عورت کو زبردستی لے آئے وہ بھی دواہ ہے - جبکہ عورت کو ہر صورت حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا شاستر میں موجود ہے تو ان بیاہوں کی اشکال سے علیحدہ زنا کی تعریف احقر کو بتا دیجائے کہ زنا کی اور کیا شکل ہوتی ہے - جبکہ ہر صورت عورت کے حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا موجود ہے - کیا اچھی تعلیم ہے - آپ صاحبان بغور اسکو ملاحظہ کریں - زیادہ تفصیل کرنا تہذیب کے سراسر خلاف ہے - اب سنئے بیاہوں کے ذریعہ پاپوں کی معافی -

مذکورہ بالا دواہ پاپوں سے چھڑاتے ہیں

" اگر براہم دواہ سے لڑکا پیدا ہو اور اچھے کرموں کو کرے تو دس بزرگوں کو اوپر کے اور دس پشت نیچے کے اور اکیسواں اپنے آپ کو پاپ سے

[1] سوامی دیانند جی نے بھی ستیارتھ میں آٹھ قسم کے بیاہ لکھے ہیں - اور انہر نیوگ کو بھی اضافہ کیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی -

چھڑاتا ہے۔" (منو شاستر ۳؎)

(۲) "دیو وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر اچھے کرم کرنے والا ہو تو سات پشت اوپر کی اور سات پشت نیچے کی اور پندرہواں اپنے آپ کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔

(۳) "اور آرش وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر تین پشت اوپر اور تین پشت نیچے کی۔

(۴) اور پراجاپتیہ وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر چھ پشت نیچے اور اوپر کی ان سب کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔ بشرطیکہ اچھے کاموں کا کرنیوالا ہو" (منو شاستر ۳؎)

"براہم وواہ وغیرہ چاروں وواہوں سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ بڑا تیجسوی اور اچھے لوگوں کے برابر ہوتا ہے۔" (منو شاستر ۳؎)

خاکسار: آپ صاحبان کو ظاہر ہو گیا کہ جو وواہ مندرجہ بالا طریق پر ہوتے ہیں وہ کس درجہ عمدگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اُن بیاہوں کے ذریعہ سے مورثان سابق اور آئندہ نسلیں بھی پاپوں سے چھوٹ جاتی ہیں۔ حالانکہ بقول سوامی دیانندجی پرمیشور بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا ہے[1]۔ لیکن یہاں پر ایک بیاہ کا کرنیوالا ہی خود اپنے آپ کو اور اپنے مورثان اور آئندہ نسلوں کو پاپوں سے چھڑا سکتا ہے۔ کیا طاقت ہے ان مہذب شادیوں میں جو خدا سے بھی زیادہ طاقت والی ہیں۔

چند بیاہ اس قسم کے شاستر میں تحریر ہیں کہ اگر اُن کو کیا جائے تو اُس کرنے والے کو سرکاری مہمان بھی عرصہ تک رہنا پڑے۔ اور بے عزتی علیحدہ ہو۔ اور وہ عورت بھی ہاتھ نہ آئے۔ یہ مذہب ہے اور یہ اصول ہے جو آپ صاحبان کے پیش نظر ہے۔ جس مذہب کو عالمگیر بنانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا۔

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

(منشی محمد داؤد خان نادلسٹ از سنبھل ضلع مراد آباد)

[1] دیکھو ستیارتھ پرکاش ؎ (مہر سیالکوٹی)

اصول آریہ - آریوں کے اصل اصول مسئلہ روح و مادہ اور مسئلہ کائنات کی قدامت کا رد - قیمت ۳/ (منیجر)

(قادیانی مشن)

مرزائیوں کی شکست

موضع گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں مسمی فضل دین کمہار ساکن گھوئے اور خدا بخش ساکن گھوئے جو لاہوری جماعت کے احمدی ہیں۔ انہوں نے جماعت اہلحدیث سے تحریری اقرار کیا کہ ہم ۲۵ جنوری سنہ ۲۶ء کو اپنے مولوی منگوا کر صداقت مرزا صاحب پر بحث کرائینگے۔ اگر نہ کرائیں یا ہمارے علما نہ آئیں یا ہم صداقت ثابت نہ کرسکیں تو ہم اہل حدیث ہو جائینگے۔

جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی شاہ محمد صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تاریخ مقررہ سے پہلے موضع مذکور میں آگئے۔ اور ۲۵۔ کی صبح کو مرزائیوں کو بلا بھیجا۔ تو جماعت لاہوری میں سے مرہم عیسے ایک دو دفعہ کے عذر کے بعد آ تو گئے۔ لیکن خلاف اقرار شرائط پیش کرنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے ان سب باتوں میں ان کو ایسا لاجواب کیا کہ مرہم صاحب گرمی سے بالکل پگھل گئے۔

مولوی مرہم عیسے صاحب نے جوش میں کہدیا کہ "اگر آپ صحیح یا ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت کردیں تو ہم (مرزائی) ایک ہزار روپیہ (انعام) دینگے۔"

مولانا شاہ محمد صاحب نے کہا کہ انعام جمع کرا دو اور مطالبہ پورا کرلو۔ پھر تو ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اسوقت مولوی مرہم عیسے صاحب کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی کہ کوئی مرزائی اُن کیلئے ہاں نہ کرتا تھا خیر یہ دن تو جوں توں کرکے کاٹا۔ اور رقم جمع نہ کرسکے۔ دوسرے دن خط و کتابت میں طے ہوا کہ مرزائی جماعت مبلغ ۵۰ روپے دیگی خواہ غالب ہو خواہ مغلوب۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ کسی امین کے پاس جمع کردو۔ اسپر بھی بہت سٹ پٹائے۔ آخر ناچار ہو کر معافی مانگنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے فرمایا کہ جب تک تمہارا مولوی مرہم عیسے معافی کا خواستگار نہ ہوگا روپیہ نہیں چھوڑا جائیگا۔ آخر کار تمام لاہوری جماعت نے مع ان کے مولوی صاحب کے معافی مانگی۔ اور بحث شروع ہوئی۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور کتاب الاسماء والصفات کی احادیث صحیحہ سے نزول حضرت عیسے علیہ السلام ثابت کر دکھایا۔ جس کے جواب میں مرزائی مولوی صاحب سے سوائے بے سند روایت "لوکان موسٰی وعیسٰی حیین" کے کچھ نہ بن پڑا۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے اس کی سند طلب کی تو مولوی مرہم عیسے کہنے لگے کہ یہ حدیث فقہ اکبر میں ہے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ فقہ اکبر تو حدیث کی کتاب ہی نہیں۔ اس میں سے کیا دکھاؤگے۔ اس پر مولوی مرہم عیسے بہت پریشان ہوئے اور قطعاً کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد جب صداقت مرزا کی بحث کا وقت آیا تو بیچارے مرزائیوں پر بہت مصیبت پڑی۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں سے ٹالنے لگے۔ لیکن یہاں شیر کے پنجے میں پھنسے تھے۔ کہاں بھاگ سکتے تھے۔ آخر حافظ حبیب اللہ صاحب اہلحدیث نے قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو چپ کرایا اور خدائے تعالےٰ کے ایفائے وعدہ کی آیت پڑھکر محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ یاد کرایا۔ جس سے مرزائی کیمپ میں ہل چل مچ گئی۔ مرزائیوں کی بہت بُری درگت بنی۔ اور اہل حدیث کو نمایاں فتح ہوئی۔

ذیل میں بعض معززین کی تصدیق لکھی جاتی ہے کہ مولوی مرہم عیسے جواب دینے سے قاصر رہے۔ اور اہل حدیث غالب رہے۔

لعل دین مدرس گلہ مہاراں۔
صدر دین۔ ساکن گلہ مہاراں۔
اللہ دتہ۔ ساکن کھو کھروالی۔

نکات مرزا

اس رسالہ میں معارف و نکات مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۵/ محصول علاوہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مرزائی - بہائی اور کسر صلیب

ایران کے بہائی مذہب نے قادیان میں ظاہر ہو کر قادیانی مباحث میں ایک جدت پیدا کر دی ہے اور اہل قادیان کو اُن کے مقابلہ پر کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہی دعوےٰ بحق جناب بہاء اللہ مرزا صاحب آنجہانی کے دستخطوں سے رجسٹری ہو چکا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے مدعی الوہیت ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض آنجہانی قادیانی پر بھی ہو چکا ہے۔ پھر جب کچھ بن نہیں پڑتا تو کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی نے کسر صلیب کی ہے۔ بہائیوں کے مہدی نے کیا کیا ہے۔ یعنی اُنہوں نے نہ تو کسر صلیب کیا اور نہ اسلام کی کوئی خدمت کی۔ اور یہ سب کام ہم (اہل قادیان) نے کئے ہیں۔

اہل قادیان کا ایسا کہنا واقعات کے خلاف ہے۔ خود یہ حضرات کسر صلیب کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ دلائل سے صلیبی مذہب کی تردید کر دینا۔ اگر یہ صحیح ہے تو قادیان سے زیادہ احسن طریق پر ایرانیوں نے صلیبی مذہب کی تردید کر دی ہے۔ جو اُن کی مطبوعہ کتب میں موجود ہے۔ اگر اہل قادیان اس حقیقت کو چھپا کر اپنے رقیبوں کو ناحق بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آئندہ واقعات کی روشنی میں آنے کے بعد منصف مزاج لوگ قادیان پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہونگے۔

ذیل میں چند عبارتیں قادیانی اور بہائی اصل کتب سے مقابلتاً پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین کرام بنظر انصاف ملاحظہ فرمائینگے اور دیکھینگے کہ غیر مسلم عقائد کی تردید کرنے میں ان دونوں فرقوں کے پیشواؤں نے جو طرز اختیار کیا ہے اُس میں سے کس کا طریقہ تبلیغ بہتر اور قرآن مجید کے حکم کے موافق ہے۔

(تثلیث)

قادیانی تحریر "یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کی زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ تینوں ملکر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلا دے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں۔ بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود اُنکے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹکر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہرگز ایک نہیں ہو سکتے پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدہ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ عیسائیوں کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں۔ اور بزعم ان کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے۔ اور گویا اُنکے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں تمام مدار کونسل پر ہے۔" (انجام آتھم ص ۳۶)

بہائی تحریر "لیکن انسان کامل بطور صاف آئینہ کے ہے۔ حقیقت کا آفتاب اُس میں تمام صفتوں اور کمالات کے ساتھ ظاہر اور آشکارا ہوتا ہے۔ لہذا مسیح کی حقیقت ایک صاف اور شفاف آئینہ کیطرح ہو کر نہایت لطیف اور پاکیزہ تھی۔ اسلئے ذات خداوندی کی حقیقت کے آفتاب نے اُس آئینہ میں تجلی فرمائی۔ اُس کی نورانیت اور حرارت اُسمیں پیدا ہو گئی۔ لیکن آفتاب اپنی اعلےٰ بزرگی اور آسمان سے نیچے اُتر کر اُس آئینہ میں داخل نہیں ہو گیا۔ بلکہ اپنی بلندی پر برقرار ہے۔ لیکن آئینہ میں اپنی صورت اور کمال کے ساتھ جلوہ گر اور آشکارا ہوا ہے۔ اب اگر کہا جائے کہ آفتاب دو آئینوں مسیح اور روح القدس میں نظر آتے ہیں۔ یعنی تین آفتاب دکھائی دیتے ہیں۔ ایک آسمان میں اور دو زمین پر تو یہ ٹھیک ہے۔ اور اگر کہیں کہ آفتاب تو صرف ایک ہے جس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں جب بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسیح کی حقیقت صاف آئینہ ہے اور حقیقت کا آفتاب یعنی ذات احدیت کمالات اور صفات نامتناہیہ کے ساتھ اُس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہوا۔ نہ یہ کہ آفتاب ذات ربانیہ اجزا اور تعدد رکھتی ہے۔ بلکہ آفتاب تو ایک ہی ہے جو آئینہ میں ظاہر ہے۔ جیسا کہ مسیح فرماتے الاب فی الابن باپ بیٹے میں ہے۔ یعنی وہ آفتاب اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہے۔ روح القدس فیض الٰہی کا نام ہے کہ جو حقیقت میں مسیح سے ظاہر اور آشکارا ہوا۔ نبوت مسیح کے دل کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی روح کا مقام۔ پس پوری طرح ثابت ہو گیا کہ ذات الوہیت محض ایک ہے اور اپنا شبیہ و مثیل اور نظیر نہیں رکھتی۔ اور یہی تثلیث کا مطلب ہے۔ ورنہ دین خدا کی بنیاد غیر معقول مسائل پر ہوگی کہ جن کو کبھی عقل قبول نہیں کر سکتی۔ اُس پر اعتقاد کے لئے کیونکر مجبور ہو سکتے ہیں۔" (ترجمہ مفاوضات عبد البہا فارسی ص ۸۳)

(کفارہ)

قادیانی تحریر "اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر یہ ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اُس سے بکر کی درد سر جاتی رہے۔ پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے۔ اور وہ کونسا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اسکے برخلاف گواہی دے رہا ہے کہ ہم جہانتک

ahmadimuslim.de

مسیح نے خودکشی ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا۔ مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹکر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوش کا حال ہوا۔"

(چشمہ صلا)

بہائی تحریر "عام مسیحی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم نے ممنوعہ درخت کھاکر جرم وگناہ کیا۔ اس گناہ کی شامت اور بدبختی مسلسل آدم کی نسل میں باقی رہ گئی۔ پس حضرت آدم مخلوق کی موت کا باعث ہوئے۔ یہ بیان صاف طور پر باطل ہے۔ اسلئے کہ مطلب اس بیان کا یہ ہوا کہ ساری مخلوق حتے کہ انبیاء ورسول بغیر قصور اور گناہ کے محض اسلئے کہ آدم کی نسل تھے بے قصور وبے گنہ مسیح کی قربانی کے دن تک دوزخ کے اندر سخت عذاب میں گرفتار رہے۔ اور یہ خداوند تعالے کے انصاف سے بہت دور ہے۔ اگر آدم گناہگار تھا تو حضرت ابراہیم کا کیا گناہ۔ اسحٰق اور یوسف کا کیا قصور۔ موسےٰ کی کیا خطا۔"

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی صفحہ)

(عصمت انبیاء)

قادیانی تحریر "اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ اور اُس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ "میں نیک نہیں" اور جس نے شرابخواری اور قماربازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اُسکو یہ موقع دیکر کہ وہ اُسکے بدن سے بدن لگادے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ سو ایسے شخص کو تو اُنہوں نے خدا بنالیا۔ مگر خدا کے مقدس نبیوں کو جن کی زندگی محض خدا کیلئے تھی اور جو تقوے کی باریک راہوں کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیاں دینا شروع کردیا۔"

(انجام آتھم صفحہ ۳۸)

بہائی تحریر "انجیل میں فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے اُستاد نیکوکار۔ حضرت نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں نیک کہتا ہے۔ نیکوکار تو ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت معاذ اللہ گناہگار تھے۔ بلکہ اس سے مراد اُس شخص مخاطب کو خضوع وخشوع۔ خجلت وشرمساری کی تعلیم دینا تھی۔ یہ مبارک نفوس روشنی ہیں۔ روشنی اندھیرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ زندگی ہیں۔ زندگی موت کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ ہدایت ہیں۔ اور ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ فرمانبرداری کی اصل ہیں۔ فرمانبرداری گنہ کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوتی۔"

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی صفحہ ۱۱۹)

قادیانی صاحبان بیجا فخر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کسر صلیب میں یگانہ روزگار تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آنجناب نے جو طرز کلام غیر مسلموں سے اختیار کیا۔ وہ قرآن مجید کے مبارک حکم ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ھی احسن۔ (یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ دعوت کرو اور اُن کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو) کے بالکل خلاف ہے۔ غیر مسلم پر مرزا صاحب کی تحریر پڑھکر اچھا اثر نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ انتقامی جوش میں آکر اسلام کے برخلاف جو کچھ کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی برکت سے "تکذیب براہین احمدیہ" جیسی کئی کتب اسلام کے خلاف ہندوستان میں موجود ہوگئیں۔

برخلاف اسکے بہائی تحریر میں یہ عیب نہیں۔ ایک عیسائی اُسکو پڑھکر رنجیدہ نہیں ہوگا اور نہ انتقامی جوش اُس میں پیدا ہوگا۔ بلکہ منصف مزاج اُسے قبول کرنے پر مجبور ہوجائیگا۔ والسلام۔

خاکسار محمد حسین صابری۔

عقب کوتوالی۔ بریلی۔

قصبہ بنوڑ ریاست پٹیالہ میں

مرزائیوں کی شکست مختوم

حسب خواہش محمد حسین مرزائی بنوڑی مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت وفرقہ مرزائیہ ۲۴ شوال ١٣٤٤ھ بروز جمعہ مقرر ہوا۔ جناب مولوی حافظ نور محمد خان صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ قصبہ بنوڑ میں تشریف فرما ہوئے اور بمشکل تمام مرزائیوں سے شرائط مناظرہ ومسئلہ مبحوث عنہا (صداقت مرزا) طے کیا۔ احمدی مناظر حافظ جمال احمد صاحب تھے اور ہم لوگوں کی طرف سے مولانا نور محمد خان صاحب مناظر منتخب ہوئے۔ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ لیکن احمدی مناظر نے اصل مسئلہ سے گریز کرتے ہوئے حیات مسیح وامکان نبوت کی بحث شروع کرکے اپنی شکست کا بین ثبوت پیش کیا۔ اور مرزا صاحب کے فیصلہ حیات مسیح سے (جو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸/۴۹۹ میں درج ہے) لاجواب رہا۔

بالآخر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دوبارہ گفتگو شروع ہوئی۔ اس میں بھی الہامات مرزا وتوہین انبیاء کی بیہودہ تاویل کرکے سخت عاجز ہوا۔ الحمد للہ۔

اسی وقت ایک بیوہ عورت جو ایک عرصہ سے قادیانی جال میں محبوس تھی مع اپنے پانچ (بالغ ونابالغ) لڑکوں کے مرزائیت سے توبہ کرکے مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا مجمع میں خاص اثر ہوا۔ (مفصل روئداد انشاء اللہ علیحدہ شائع ہوگی) والسلام۔

(شریک جلسہ۔ علی احمد سکرٹری انجمن اصلاح مرزائیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ)

خط وکتابت
کے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (منیجر)

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کے الہاموں پر بحث اور ان کی تردید قابل دید ، قیمت ۱۲ (منیجر)

ahmadimuslim.de

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۲

ثناء اللہ بود ورد زبانم

پہلے خط میں کراچی سے روانگی تک لکھ چکا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوئے تو جان بدن میں آئی۔ احباب منتظرین بغل گیر ہوئے۔ جہاز جب بمبئی سے چلتا ہے تو عام طور پر اُس میں کراچی کیلئے حصہ الگ رکھا جاتا ہے لیکن جس جہاز (ارمنستان) پر ہم سوار ہوئے۔ اس میں اس قاعدہ کے خلاف بمبئی کے مسافرین پہلے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ صاحب کلکٹر کراچی حسب معمول جب جہاز پر آئے اور اُن سے شکایت کی گئی (ہمارے سوار ہونے سے پہلے) تو کلکٹر صاحب نے اسمیں دخل دینے سے انکار کر دیا۔ جب ہم سوار ہو چکے تو حسب معمول سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب ممبر کونسل آف بمبئی جہاز پر آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بمبئی والے منتظمین جہاز نے جو یہ غلطی کی ہے جس سے مسافران کراچی کو تکلیف ہوئی ہے۔ میں ابھی گورنر بمبئی کو تار بھیجتا ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ گو اس تار کا اثر اس جہاز والوں کیلئے کچھ نہ ہوگا تاہم پچھلے جہازوں کے مسافروں کے حق میں ضرور مفید ہوگا۔

یہ جہاز بہت بڑا ہے اور بہت آرام سے چلتا ہے فی گھنٹہ ساڑھے دس میل کی رفتار ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایسی سیدھی راہ پر چلتا ہے کہ شروع روانگی سے عدن تک ایک ہی سمت نماز پڑھی ہے جن اصحاب نے دفتر اہلحدیث دیکھا ہے وہ سمجھیں کہ جیسے دفتر مذکور کی گلی کا راستہ ہے وہی راستہ جہاز مذکور کا عدن تک رہا ہے جسطرح دفتر مذکور میں تھوڑے ٹیڑھے ہو کر بائیں ہاتھ کو نماز پڑھتے ہیں اسی طرح جہاز میں۔ مولانا سیالکوٹی سلمہ اللہ و عافانا میرے لئے رنگون سے جو قبلہ نما لائے تھے اُسنے بہت کام دیا۔ جزاھم اللہ خیرا

بفضلہ تعالےٰ ہر قسم کے اور ہر ملک کے مسلمان اور اہل حدیث میرے ساتھ ہیں۔ جہاز میں اہلحدیثوں کی جماعتیں متعدد جگہ ہوتی ہیں۔ جو ڈیرہ مولوی محمد صاحب دہلوی کا ہے اُس میں خاص خصوصیت ہے کہ اُس کا محل وقوع دلفریب ہے اُس میں جماعت بھی خوب ہوتی ہے اور وعظ و نصیحت کی مجلس بھی وہاں ہی ہوتی ہے۔ تقسیم کار یوں ہے کہ صبح کو مولوی صاحب موصوف وعظ کرتے ہیں۔ بعد نماز ظہر میں چند آیتوں کا ترجمہ سناتا ہوں۔

میرے دوست مولوی عبد الرحمٰن صاحب (جریل پنشنر) بہاولپوری نے مجھے لکھا تھا کہ میں اپنا عیال آپ کے ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوتے وقت تو علم نہ تھا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کی حسن نیت کا اثر یہ ہوا کہ میرا قیام اُن کے کمرے سے متصل ہی ہوا۔ اُن کی بیگم صاحبہ بھی میرے مکرم مولوی محمد امیر صاحب کی دختر نیک اختر ہیں۔ اُنہوں نے خواہش کی کہ میں اُن کو ترجمہ قرآن سنایا کروں۔ میں نے کہا ترجمہ کی مجلس عام تو دور ہے نیز اُس میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ اسلئے میں صبح کو بعد نماز آپ کو مع دیگر ساتھیوں کے یہاں ہی سنا دیا کرونگا۔ اُن کے ساتھ بھائی بٹیا اور دیگر چند کس بھی ہیں۔ اسی حصہ میں چند مدراسی سیٹھ بھی ہیں جو گو حنفی المذہب ہیں مگر شریف لوگ ہیں۔

لطیفہ ۳۔ مئی کو قریب ۳ بجے دوپہر کے جب میں درس قرآن سے فارغ ہوا تو ایک شخص غریب مزاج بغریب صورت پورب کے کسی مقام کا کھڑا ہو کر بولا کہ "بھائیو! کھیل تماشہ ہوتا ہے تو لوگ بہت روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ مولوی لوگ کئی دنوں سے وعظ فرماتے ہیں ان کے خرچ کیلئے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی"

ہمارے دوستوں کے بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی اس گفتگو کا اثر اُن پر بُرا ہوا۔ قریب تھا کہ اس کو بند کر دیتے۔ مگر میں نے اشارے سے سب کو خاموش رکھا جب وہ کہہ چکا تو میں نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے یوں کہا کہ

"لاؤ بھائیو۔ ہماری خاطر کرو۔ ہم تمہارا یہ روپیہ مکہ شریف میں لیجا کر غریبوں پر تقسیم کر دینگے۔ جس کا ثواب تم کو بہت زیادہ ہوگا۔ اور ہمیں بھی ہوگا۔ چنانچہ اس تحریک پر لوگوں نے جو کچھ دیا اُس کی مقدار ایک سو تیس روپئے (۱۳۰/۵) ہوئی۔ جزاہم اللہ۔

جہازی کیفیت اس میں شک نہیں کہ جہاز میں ملازمان جہاز کی طرف سے جو سلوک ہو رہا ہے وہ عام طور پر قابل تعریف نہیں۔ گو میں اور میرے ساتھی بہت اچھی جگہ پر ہیں مگر عام طور پر لوگ نچلی منزلوں میں بہت بُری حالت میں ہیں۔ جن کو نہ کافی روشنی ہے نہ ہوا۔ اس کے علاوہ اعلےٰ افسر شکایت بھی کم سنتے ہیں۔ اور رفع کرنے پر بھی کم توجہ کرتے ہیں۔

اسٹریلیا کی لیڈی مسلمان ہو کر ضلع گورداسپور (پنجاب) کے ایک مسلمان سے شادی شدہ بھی مع خاوند اور بچوں کے حج کو جا رہی ہے۔ اُس نے کپتان کو بہت شکایات سنائیں۔ لیڈی مذکورہ کو مسافران جہاز پر بہت رحم آتا ہے۔ وہ اُن کی حالت دیکھکر بہت رنجیدہ رہتی ہے۔ کیونکہ اُس کے خیال میں یورپ کے جہاز اور یورپ کے مسافروں کی حالت ہم ہندوستانی غلاموں کی حالت سے بہت مختلف ہے۔

حالت عامہ انتظامی حالت گو اچھی نہیں لیکن قدرتی حالت بہت اچھی ہے۔ بارہ سو سے زیادہ مسافر ہیں۔ لیکن قے اور چکر شائد بارہ آدمیوں کو بھی نہ آئے ہوں۔ میرے ساتھیوں میں سے صرف ایک میانجان (موذن) کو تھوڑی دیر اثر رہا۔ دہلی کے مسافروں میں سے میاں فضل الدین سوداگر بہت مبتلا رہے۔ اسی طرح اور کوئی شاذ و نادر سننے میں آئے۔ عام طور پر سب

ahmadmuslim.de

اچھے نظر آتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ والحمد للہ۔ جدھر دیکھو کھانا پکتا ہے۔ لوگ کھاتے پیتے ہیں اور خوش و خرم ہیں۔

خاص مجھ پر احسان خداوند تعالےٰ کی مہربانی کا مجھ پر خاص اثر یہ ہے کہ حاجی عبدالغنی صاحب سوداگر کراچی کی کوشش اور شیخ عبداللہ بن فضل صاحب ایجنٹ کمپنی کی توجہ سے مجھے سب سے بلند بالاخانہ ملا ہے۔ جسکی مثال دیس میں یہ ہو سکتی ہے کہ ساون کا مہینہ ہو۔ بارش اور بادل ہوں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہو۔ ایسی حالت میں کوئی شخص تیسری یا چوتھی منزل پر رہتا ہو جہاں ہوا چلتی ہو۔ فالحمد للہ۔

چار مئی کو ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ایک کشتی دور سے آتی نظر پڑی۔ کشتی سے نیچے ایک چھوٹی کشتی جہاز کی طرف آئی۔ جس میں تین کس سیاہ فام بیٹھے پانی پانی چلا رہے تھے۔ اور ہاتھ منہہ کی طرف کرکے کھانا مانگ رہے تھے۔ کپتان جہاز انگریز ہے مگر طبیعت کا اچھا ہے اُس نے جہاز کو ٹھیرالیا اور اپنے گودام سے بہت سے بسکٹ دئے اور پانی کے کئی کنستر دئے۔ لوگوں نے بھی بہت کچھ دیا۔ اُن سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم حاجی ہیں۔ دو مہینوں سے بھولے ہوئے سمندر میں پھر رہے ہیں۔ مگر کپتان نے کہا یہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ان کی کشتی پر اطالین جھنڈا ہے یہ لوگ عرب سے تجارتی چیزیں افریقہ کو لیجایا کرتی ہیں اور اسی طرح جہاز والوں سے کھانا پانی مانگا کرتے ہیں۔ میں نے کہا ان کی مثال ہمارے ہاں وہ پٹھان لوگ ہیں جو تجارتی اشیاء لے کر پنجاب میں آتے ہیں۔ اور مسجدوں میں مسافر بن کر کھانا مانگتے ہیں۔

نماز پر تنازع جن مدراسیوں کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اُن کو کسی نے بہکایا کہ تم اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ چنانچہ ۴۔ مئی کی شام کو اُنہوں نے کہا ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھینگے۔ مغرب کی نماز کے وقت میرے ڈیرے پر دہلی کے چند احباب بھی آیا کرتے تھے۔ میں نے مدراسیوں کو کہا۔ آپ نہیں پڑھتے ہم تو آپ کے ساتھ پڑھ لینگے۔ چنانچہ ہم نے اُن کے امام کے ساتھ پڑھی۔ بعد نماز پوچھا سبب کیا ہوا؟ اُنہوں نے کہا آپ نے ایک رکعت میں بسم اللہ بلند پڑھی تھی۔ میں نے کہا تم نے شریفانہ برتاؤ نہیں کیا۔ اس طرح نہیں کہنا چاہئیے تھا بلکہ تم کو نماز میں شک تھا تو اپنی الگ پڑھ لیتے۔ اس پر اُنہوں نی بڑی منت سے معافی مانگی کہ للہ فی اللہ ہم کو خفگی معاف کرو۔ اور بڑے زور سے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا۔

۵ مئی کو بعد دوپہر جہاز عدن کے پاس سے تقریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر گذرا عدن میں ٹھیرا نہیں۔ اسلئے عدن سے ڈاک روانہ نہ کرسکے کامران و قسطنطنیہ سے کرتے ہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ۔

۶۔ مئی

برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشان لگانیکا قانون

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشانات لگانے کے متعلق جو مسودہ قانون برطانوی پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے وہ اب اطلاع عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مسودہ قانون مرچنڈائز مارکس (امپورٹڈ گڈس) بل کے نام سے موسوم ہے اس بل کے بموجب اگر ایسا مال حکومت متحدہ میں درآمد کیا جائے جس پر برطانوی کارخانہ دار کا نام یا ٹریڈ مارک (تجارتی نشان) ثبت ہو لیکن اس کے ساتھ ہی کوئی نشان ایسا نہ ہو جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ وہ مال دراصل کس جگہ تیار ہوا ہے تو کوئی شخص اس مال کو فروخت نہیں کرسکتا۔ نہ ہی فروخت یا تقسیم کے لئے اشتہاری اغراض کو مدنظر رکھکر اسکی نمائش کرسکتا ہے اصل مقام صنعت کے ظاہر کرنے کا مسئلہ ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا۔ جو اس غرض کے لئے مرتب ہوگی۔ اس کے ممبر غور کرنے کے بعد محکمہ متعلقہ کے پاس اپنی سفارشات بھیجینگے۔ اور اگر محکمہ متعلقہ کو اس امر کا اطمینان نہ ہو کہ درآمدہ مال تاوقتیکہ اس پر مقام صنعت کا نشان نہ ہو فروخت نہیں ہونا چاہئیے۔ اور وہ اس امر کی ہز مجسٹی باجلاس کونسل کی خدمت میں عرضداشت پیش کردے۔ تو شاہی فرمان کے ذریعہ اس قسم یا نوعیت کا درآمدہ مال تاوقتیکہ اس پر اصل مقام صنعت کا نشان نہو جس سے ظاہر ہو کہ مال کہاں تیار کیا گیا ہے حکومت متحدہ میں فروخت نہیں ہوسکیگا۔ یا بغرض فروخت اسکی نمائش نہیں ہوسکیگی۔ اس قانون کے مقاصد کو مدنظر رکھکر دو سٹینڈنگ کمیٹیاں مقرر کی جائینگی۔ جن میں سے ایک کمیٹی تو زراعتی اور نباتاتی اور صنعت ماہی گیری کی پیداوار کے متعلق تحقیقات کریگی۔ اور دوسری کمیٹی کا تعلق دیگر قسم کے مال کے ساتھ ہوگا۔

درآمدہ مال پر "اصل مقام صنعت کے نشان" سے یہ مراد ہے کہ آیا یہ مال غیر ملکی ساخت کا ہے یا غیر ملکی پیداوار ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی ساخت کا ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی پیداوار ہے۔ یا ایسے ملک کو صریح طور پر ظاہر کیا جائے جہاں یہ مال تیار ہوا۔ یا جہاں کی پیداوار ہے۔ اس قانون کے ضوابط و قواعد و دفعات کی خلاف ورزی تجارتی نشان کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۷ء کے خلاف جرم تصور کیا جائیگا۔ اور اس کے مطابق مستوجب سزا ہوگی۔

"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت ناظرین کی کوشش پر منحصر ہے۔
(منیجر)

نمبر اس حقیقت - ترک و بدعت کی تردید اور کتاب و سنت کی تائید [illegible] (۱۵ مئی)

ahmadimuslim.de

مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی اور تعریف غیر مقلدیت

معزز ناظرین! آپ مولانا مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی کی ذات والاصفات سے واقف ہونگے۔ آپ دیوبندی جماعت میں ایک مسلّم بزرگ ہیں۔ آپ کے یہاں پیری مریدی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ آپ کے مریدین آپ کو حکیم الامۃ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا وعظ بھی خاص طور سے قلمبند ہوکر طبع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک وعظ ملقب بہ "النور" آج ہماری بھی نظر سے گذرا۔ آپ نے جہاں مختلف مضامین بیان فرمائے ہیں وہاں اپنے مریدین کو اپنے خاص مسلک تقلید کی بھی ترغیب دی ہے۔ اور غیر مقلدیت کی روک تھام کیلئے قیاس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرات! قیاس کرنا آپ کا کام نہیں ہے اگر قیاس ایسا سستا ہے تو غیر مقلدوں کو ہرگز برا نہ کہو۔ غیر مقلد اُسکو نہیں کہتے جو اپنے کو غیر مقلد کہے بلکہ آج بلاضرورت شرعیہ جو لوگ قرآن وحدیث سے استخراج کی کوشش کرتے ہیں یہ سب غیر مقلد ہی ہیں الیٰ قولہ۔ غرض جو شخص اعمال ظاہرہ کے اثبات کذافی الہدایہ کذافی الدر المختار نہ کہے بلکہ خود دعوے استنباط کا کرے پس وہ غیر مقلد ہے۔ صاحبو علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھیں یا در مختار میں۔" انتہٰی۔
(دیکھو رسالہ النور صفحہ ۱۰ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ)

پس ناظرین نتیجہ بالکل صاف ہے کہ مولانا کے نزدیک غیر مقلد وہ ہے جو اعمال ظاہرہ میں کذافی الہدایہ کذافی الدر المختار نہ کہے اور خود قرآن وحدیث سے استنباط مسائل کرے۔ لہٰذا اب کوئی دیوبندی حنفی عالم قرآن وحدیث سے استنباط مسائل کریگا اور تالیف وتصنیف وفتوے نویسی میں کذافی الہدایہ وکذافی الدر المختار پر کاربند نہ ہوگا تو وہ بقول مولانا پکا غیر مقلد ہے۔ اب کہاں ہیں وہ بزرگ دیوبندی احناف جو اثبات مسائل مختلف فیہا میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں بلکہ خود ہمارے حکیم الامت موصوف ہی نے اپنے رسالہ "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" میں اپنے اس قول کا خلاف کیا ہے شاید تقلید تو آپ کو پسند نہیں ہے مگر مریدوں کا خوش کرنا بھی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہو جہاں بریلوی بھائیوں نے آپ کو وہابی مشہور کردیا ہے وہاں دیوبندی بھائی بھی آپ کو غیر مقلد نہ کہدیں۔

ناظرین آپ نے اپنے رسالہ الاقتصاد میں اثبات تقلید کیلئے وہ وہ اجتہادات کئے ہیں کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کو بھی خواب میں نہ سوجھے ہونگے اس پر طرہ یہ ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ سچ ہے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ مگر اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جنہوں نے حال میں آپکے اجتہادات کی جو محض قیاسات عامیانہ ہیں اپنے رسالہ "تعریف اہلحدیث" میں خوب دھجیاں اڑائی ہیں۔ یہ رسالہ عنقریب انشاء اللہ طبع ہونیوالا ہے۔ آہ! قرآنی تعلیم تو یہ تھی کہ جس مسئلہ میں نزاع ہو وہ قرآن وحدیث میں دیکھو اور قرآن وحدیث سے اُس کا فیصلہ چاہو۔ مگر آج ہمارے حکیم الامت فرماتے ہیں "ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ یا درمختار میں دیکھیں" اسی لئے مولانا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔

لا عبرۃ بنقل صاحب النھایۃ ولا بقیۃ شراح الھدایۃ فانھم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المخرجین انتھٰی (موضوعات کبیر صفحہ ۸۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

"یعنی نہایہ وہدایہ کی شرحوں کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ محدث نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے احادیث کی سند کا حوالہ دیا ہے۔"

آگے ہی مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں۔

لا یعتمد علی الاحادیث المنقولۃ فیھا اعتماد اکلیا ولا یجتزم بورودھا وثبوتھا قطعا بمجرد وقوعھا فیھا فکم من احادیث ذکرت فی الکتب المعتبرۃ وھی موضوعۃ (عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۱۳)

"یعنی کتب فقہ (ہدایہ شرح وقایہ) وغیرہ معتبرہ کی حدیثوں پر اس خیال سے اعتماد نہ کرلینا چاہیئے کہ ان کے مؤلفین بڑے بڑے علماء ہیں۔ بلکہ بہت حدیثیں جو کتب معتبرہ فقہیہ میں منقول ہیں وہ موضوع جھوٹی حدیثیں ہیں۔"

پس اب ناظرین انصاف فرماسکتے ہیں کہ مولانا کا فقط کذافی الہدایہ وکذافی الدر المختار پر اکتفا کرنا اور اسکو علامت مقلدیت واہل سنت کی بتلانا کہانتک صحیح ہے۔ آہ! آج عمل وفتوے کیلئے تو درمختار اور ہدایہ عالمگیری فقہ کی کتابیں اور تبرک اور فاتحہ خوانی کیلئے قرآن وحدیث۔ سچ ہے "نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم" کا یہی زمانہ ہے۔ کیا اسلام نے یہی سکھایا تھا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول کو ہم وزن ایک امتی شخص کے قول کے مانیں؟ بلکہ نبی کی بات کو تو ہم جواب دیدیں اور امتی کی بات کو نہ چھوڑیں۔ کیا یہی محبت وعشق رسول ہے ؎

تعصی الرسول انت وتظھر حبہ
ذالک لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

رہا مولانا کا یہ فرمانا کہ "صاحبو! علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے" سو اسکا جواب ہم اپنی طرف سے دینا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ ایک مسلم بزرگ حنفی کا کلام نقل کردینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ سنئے! مولانا عبدالحی صاحب محشی ہدایہ مرحوم فرماتے ہیں۔

ان من ادعی بانہ قد انقطعت مرتبۃ الاجتھاد المطلق المستقل بالائمۃ الاربعۃ انقطاعا لا یمکن عودہ فقد غلط وخبط فان الاجتھاد رحمۃ من اللہ سبحانہ ورحمۃ اللہ لا تقتصر علی

زمان دون زمان ولا علی بشر دون بشر الی قوله - نقل وجد بعد ایضا ارباب الاجتهاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاهری ومحمد بن اسمعیل البخاری وغیرهم علی مالا یخفی علی من طالع کتب الطبقات - (النافع الکبیر صـ)

"یعنی جس نے یہ دعوٰے کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر منقطع ہوگیا اب کوئی مجتہد ہو ہی نہیں سکتا - اُس نے غلط اور بکواس بکی وہ خبط الحواس ہے کیونکہ اجتہاد ایک رحمت الٰہی ہے اور رحمت الٰہی کسی زمانہ اور کسی بشر کے ساتھ مخصوص نہیں - بلکہ بہت سے ائمہ اصحاب اجتہاد مطلق پائے گئے جیسے امام ثور بغدادیؒ و امام داؤدؒ ظاہری و امام بخاری وغیرہم -

نیز علامہ بحر العلوم لکھنوی نے تو اس خیال انقطاع اجتہاد کو غلط و رجم بالغیب و تعصب قرار دیا ہے دیکھو صفحہ ۹ رسالہ النافع الکبیر مؤلفہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لیکن افسوس اور تعجب ہے کہ ہمارے دیوبندی حضرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہونے کے تو قائل ہیں کہ یہ امر تحت قدرت الٰہی ممکن ہے مگر ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ جیسے مجتہد پیدا کر دینے کی خدائے تعالےٰ میں قدرت کے منکر - گویا کہ خدا تعالےٰ سے یہ قدرت ہمیشہ کیلئے سلب ہوگئی ہے - آہ - انا للہ وانا الیہ راجعون - سچ ہے حبك الشئ یعمی ویصم - یعنی انسان کو بیجا محبت حق بات سے اندھا بہرا کر دیتی ہے -

نیز ہمارے حکیم الامت جہاں کتب فقہیہ کی پابندی کو مقلدیت اور قرآن و حدیث سے استدلال کرنے کو غیر مقلدیت فرماتے ہیں - وہاں اپنے بہشتی زیور کے حصہ اول کے ابتدائی صفحہ میں اسطرح لکھتے ہیں -

"عقیدہ - اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں - بدعت بہت بڑا گناہ ہے -"

تو اب ہم مولانا سے دریافت کرتے ہیں کہ جب اللہ رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بتلا دی ہیں تو اب آپ کا فرمانا کہ

"ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھیں یا درمختار میں"

کہاں تک صحیح ہے - اور قرآن و حدیث چھوڑ کر ہدایہ اور درمختار کی فرضی و قیاسی صورتوں پر عمل کرنا کیا بدعت و بڑا گناہ نہیں ہے - انصاف سے جواب دیں ؎

ناظرینو منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اب ہم ایک مسلم بزرگ حضرت میرزا مظہر جانجاناں کا کلام بابت کتب فقہ و کتب حدیث نقل کرکے آپ سے رخصت چاہتے ہیں - مرزا صاحب مرحوم فرماتے ہیں -

"علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک است از برکات این علم نور ایمان مے افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا میشود عجب است کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آں نمودہ اند و احوال رواۃ آں معلوم است و بچند واسطہ بنبی معصوم صلعم میرسد کہ خطا را براں تجویز نیست و بر روایت از دہ واسطہ میرسد بمجتہد کہ خطا و صواب از شان او ست معمول گردیدہ است - ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا - انتہےٰ (دیکھو کلمات طیبات بضمن ملفوظات صـ۱۰۵ مطبوعہ مطبع العلوم مراد آباد)

"یعنی خلاصہ مضمون یہ ہے کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ سنت و دقائق علم سلوک ہے - اس علم کی برکات سے نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور توفیق عمل نیک و اخلاق حسنہ کی نصیب ہوتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کو جس کو محدثین ثقات عادلین والاصفات نے چند واسطہ سے مرفوع طور سے روایت کی ہے جسمیں خطا کو مطلقاً دخل نہیں عمل نہیں کرتے اور کتب فقہیہ جن کے ناقلین قضاۃ سلاطین و مفتیان بے دین ہیں جن کا عادل و ثقات ہونا معلوم نہیں اور کئی واسطہ سے وہ مسئلہ فقہی مجتہد تک پہنچتا ہے جنکی شان سے خطا و صواب ہے معمول بہا بناتے ہیں"

پس صاحب موصوف کے کلام سے ظاہر ہے کہ آپ اُن لوگوں سے سخت ناراض ہیں جو کتب حدیثیہ کو چھوڑ کر کتب فقہیہ ہدایہ و درمختار و عالمگیریہ وغیرہ کو معمول بہا بناتے ہیں - کیا اس قول کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے حنفی برادران اہل حدیث کو فقہ مصطلحہ مروجہ کے مسائل فرضیہ قیاسیہ کے منوانے کی کوشش کرینگے - اور منکرین فقہ کہکر اپنے دل کی بھڑاس نکالینگے - مگر دیکھنا! ہمیں جو چاہو سو کہو لیکن مرزا مظہر جانجاناں کی شان میں گستاخی نہ کرنا - یہ بزرگ ایک محقق شخص تھے بہت سے لوگ آجتک اُن کے عقیدتمند ہیں - بلکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے تو اپنی تفسیر قرآنی ہی کا نام آپ کے نام مبارک کا لحاظ فرما کر تفسیر مظہری سے موسوم کیا ہے - آپ سنہ ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۹۵ھ میں ایک شیعی ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپ کی تاریخ وفات عاش حمیدا مات شہیدا ہے - آہ - انا للہ وانا الیہ راجعون -

آپ اپنا مقصود حقیقی غیر از حق تعالےٰ و متبوع واجب الاتباع غیر از رسول خدا صلعم نہیں جانتے تھے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے آپ کا مفصل تذکرہ اپنی تالیف "تذکار جنود الاحرار" میں لکھا ہے -

(کتبہ ابو محمد عبدالجبار مدرس مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ)

اتحاد اسلامی

یورپ نے مذہب کو خیرباد کہا اور اس کی جگہ قوم پرستی کو دی - اہل یورپ کے یہاں اللہ اور اس کے رسول کی کتنی ہی اہانت اور تحقیر کیجائے کوئی بازپرس نہیں نہ کوئی جرم ہے - لیکن قومی جھنڈے کی توہین سزا سے نہیں بچا سکتی -

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان میں جو کچھ سخت کلامی اور دریدہ دہنی کی وہ ان کی تصانیف کے ناظرین سے مخفی نہیں - لیکن اگر مرزا صاحب "یونین جیک" یا کسی گورے کی اس سے آدھی بھی تحقیر کرتے تو ان کا دعوے مجددیت و مسیحیت اور نبوت وہیں ختم ہو جاتا -

یورپ کی یہ ذہنیت ہے اور اسی ذہنیت پر ہندو مسلمانوں کو لانے کی کوشش ہو رہی ہے -

تحفۂ اہلحدیث - جس میں تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب تحقیق درج ہے - قیمت ۱۰/

ahmadimuslim.de

چنانچہ بدقسمتی سے ہمارا انگریزی داں گروہ اسکے بہت قریب آلگا ہے اور اس گروہ کے بعض کی یہ تمنا اور کوشش ہے کہ مسلمان اسلام کو ایک درجہ نیچے گرا کر اپنے آپ کو پہلے ہندی اور اسکے بعد مسلمان سمجھنے لگیں۔ اگرچہ ابھی تک مسلمانوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان جس بات کو حق سمجھتے ہیں اس کے اظہار میں تکلف کرنے لگے ہیں۔ اور جس بات کو ناحق مانتے ہیں اس کے روکنے کی اسی وجہ سے بعض اوقات کوشش نہیں کرتے کہ اتحاد میں فرق نہ واقع ہو۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان کا قدم مذہب اور حق پرستی سے ہٹکر قوم پرستی کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد ان کی یہی کیفیت ہوجائیگی کہ مذہب کی توہین' توہین نہ رہیگی۔ اور زمانہ جاہلیت کی عصبیت قومی بآب وتاب نمایاں ہوجائیگی تو کیا یہ اتحاد اسلامی کہا جا سکیگا؟

دنیا کا آئین ہے کہ طاقتور کمزور پر اور قوی ضعیف پر غالب رہتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کمزور اور ضعیف کون ہے جو اپنے جیسے انسانوں سے مرعوب ہوکر نہ حق کو ظاہر کر سکے نہ حق پر عمل کر سکے۔ ایسا شخص بہت جلد یا تو مٹ جائیگا یا قوی میں جذب ہو جائیگا۔

مذاہب اور فرقہ بندیوں کی بنیاد ہے اختلاف عقائد۔ عقائد میں اضطراب کا پیدا ہونا دوسرے مذہب یا فرقہ میں جذب ہونے کی فال ہے۔ اور عقائد کی پختگی تصادم کا باعث ہوتی ہے۔ عقائد ہی کی بنا پر سنی وشیعہ۔ حنفی ومالکی۔ شافعی وحنبلی۔ بریلوی ودیوبندی۔ لاہوری وقادیانی وغیرہ کی ہستی کا دار ومدار ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو سب آدمی ہی ہیں۔ نہ کوئی کافر ہے نہ مسلمان سب ایک ہی ہیں۔ مگر عقائد فطرت انسانی میں داخل ہیں کوئی نہ کوئی عقیدہ تو رکھنا ہی پڑیگا۔ اگر عقائد مذہبی سے دست کشی کیجائے تو قومی عقائد گھڑنے پڑینگے۔ اور اس صورت میں دنیا کبھی امن حاصل نہ کر سکیگی۔ کیونکہ قومیت بحیثیت مذہب تو رہی نہیں بلحاظ ملک قائم کیجائیگی۔ اور اس طرح ایک قوم دوسری قوم سے ہمیشہ ٹکراتی رہیگی اور ہندوستان ہندوستانیوں کیلئے۔ کابل کابلیوں کے لئے۔ فرانس فرانسیسیوں کے لئے وغیرہ کی آواز برابر بلند ہوتی رہیگی اور ہر قوم پنجہ حرص وآز میں گرفتار ایک دوسرے پر دست درازی کرتی رہیگی۔ کہیں تہذیب کا حیلہ ہوگا کہیں تجارت کا بہانہ۔ اور کہیں نوآبادیات کا ترانہ۔ بغیر اصول مذہبی کے تزکیۂ نفس محال۔ اور بغیر تزکیۂ نفس ہمدردی بنی نوع انسانی معدوم۔ نتیجہ وہی شقاوت قلبی وبیرحمی جو جنگوں میں ہوا کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالے علیم وخبیر نے انہی وجوہ سے ہماری قومیت کو حدود ارضی وملکی سے پاک وصاف فرماکر ایک نئی قومیت عطا فرمائی جو عالمگیر ہوسکے۔ اس قومیت کے اصول۔ عقائد۔ قواعد وضوابط بھی خود مرتب فرماکر اپنے رسول نبی امی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذریعہ ہم کو عطا فرمائے۔ آپ (صلعم) نے تشریف لاکر سب سے پہلے اختلاف عقائد کو مٹاکر ایک عقیدہ پر سب کو لا جمایا۔ جب سب کے عقائد ایک ہوگئے تو قومیت کی تشکیل فرمائی اور تمام اصول۔ قواعد وضوابط وعقائد پر خود عمل فرماکر عمل کرایا اور اسطرح اتحاد اسلامی قائم فرمایا۔ اور اس میں رواداری کی قطعی ممانعت فرمادی۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اب جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اسلام (قومیت) اب بالکل مکمل ہوگیا۔ اور مکمل وہی ہے جس میں کمی بیشی نہ ہوسکے۔ اب حکم ہوا کہ اس اپنی قومیت کو بڑھاؤ اور دنیا میں اسلام قائم کردو تاکہ اختلافی عقائد جو فتنہ وفساد کا باعث ہیں باقی نہ رہیں۔ اور سب ایک قوم ہوجائیں سب کا ایک ہی اصول ہو ایک ہی عقائد۔ ایک ہی نظام۔ قواعد وضوابط سب ایک ہوں۔ تو دنیا میں امن قائم ہوجائیگا۔ اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین میں یہی راز مضمر ہے۔ ساتھ ہی بادشاہت یا سلطنت خود باعث نزاع ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ حکم تو ہمارا ہی رہیگا البتہ اسکا نفاذ اور اجراء تمہارے ذریعہ سے ہوگا۔ پڑھ لو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون (الظالمون۔ الکافرون)

نیز فرمایا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم۔ (نور ۴)

کیونکہ جب تمام نظام تم کو مکمل واکمل مل چکا تو اب تم کو اپنی ناقص عقل سے قوانین مرتب کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ گئی۔ ہر شخص کی عقل اور سمجھ جدا گانہ ہے اگر یہ ہوا بھی تو نظام اسلامی درہم برہم ہوجائیگا۔

عزیزو! یہ ہے اتحاد اسلامی۔ جب تک اس پر عمل رہا ترقی روکے نہ رکتی تھی۔ نہ اختلاف تھے نہ فرقے تھے سب ایک تھے۔ سب مسلمان تھے۔ مگر جب سے اس مسلک کو چھوڑا خدا ورسول کے احکام کے اجرا کو ترک کرکے اپنے احکام جاری کئے خلافت سے منہ موڑ کر بادشاہت قائم کی۔ تاویلات کرکے مذہب میں تفرقے ڈالے تو ترقی مسدود ہوکر تنزل شروع ہوگیا۔ یہانتک کہ اب جو کچھ ہے آنکھوں کے سامنے ہے۔

ہمارے احباب جو اتحاد اسلامی کی آواز بلند کرتے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے اس تحریر کو پڑھیں اور جذبات کو دبا کر عقل سلیم سے اسپر تامل فرمائیں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ اتحاد اسلامی کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اسلامی عقائد کی پابندی اس صورت میں جس میں اسلام نے انکو پیش کیا ہے اتحاد اسلامی کو قائم کرسکتی ہے۔ اگر عقل سلیم سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ عقائد جو عالم وجاہل۔ فاضل وعامی۔ خاص اور عوام کے سامنے پیش کئے جائیں ہرگز اپنے اندر گنجائش تاویل نہیں رکھتے۔ کیونکہ جو چیز عام ہوگی وہ پیچیدگیوں سے پاک وصاف ہوگی ورنہ وہ عام فہم نہیں ہوسکتی۔ اور جو عام فہم نہ ہو وہ عوام کے لئے نہیں ہوسکتی۔ اور اگر ہو تو یہ نقص کلام ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید کو "غیر ذی عوج" بلا اینچ پینچ والا کہا گیا ہے۔ اب جو اینچ پینچ نکالے وہ متکلم کی منشاء کے خلاف کرتا ہے اور رو راستی سے دور ہے۔

لہذا اگر واقعی اتحاد اسلامی مطلوب اور مقصود ہے تو پھر بہت آسان ہے۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم "آؤ! اپنے اختلافات کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت کے موافق اور مطابق کرلیں بغیر تاویل کے آج ہی سب ایک اور مسلمان ہوجاتے ہیں اور اتحاد اسلامی قائم اور مستحکم ہوجاتا ہے۔ اور اگر تاویلات پر مدار کار ہے تو

"انتم رجال و نحن رجال"

سمجھ اپنی اپنی ہے۔ بس اختلاف مٹ نہیں سکتا اور اتحاد کافور ہے۔ والسلام۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

ہماری تہذیب

مدت سے ہمارا خیال تھا کہ موجودہ زمانہ کے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کو اپنے بھلے برے کی تمیز حاصل ہوگئی ہے۔ جب تک اُنہیں کسی بات کی دلیل یا ثبوت نہ ملے کوئی لاکھ کہے وہ کسی کی نہیں سنتے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں تو ایسے لوگوں کو جو قوت عاقلہ سے کام نہ لیں چوپایوں اور مویشیوں سے بھی بدتر قرار دیا گیا ہے۔

مگر ہمارے موجودہ زمانہ کے انگریزی خواں خصوصًا مغربی تہذیب کے شیدائیوں پر صد ہزار افسوس کہ وہ کچھ ایسے متوالے ہورہے ہیں کہ اُنہیں نہ اپنے اسلام کی پرواہ ہے نہ ایمان کی۔ ہم نہایت درد بھرے دل سے لکھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یا تو انہیں اپنی ایمانی اور آسمانی کتاب قرآن کریم کی بھی مطلق پرواہ نہیں۔ یا اسلامی احکام سے ناواقف ہیں۔ بصورت دیگر ہمیں یقین کامل ہے کہ انہیں احکام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں ذرہ بھی تامل نہ ہوگا

پس ہم اپنی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی جوبلی کے متعلق چند آیات پیش کرکے اراکین یونیورسٹی سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کو حاضر ناظر سمجھکر فرمائیں کہ عورتوں کا گیلری پر پبلک کے سامنے برہنہ رو ہونا کہانتک جائز ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقینًا نہیں تو للہ صاف الفاظ میں اپنی اُس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور آئندہ اس نازیبا روش سے احتراز کرنے کا وعدہ فرمائیں۔ سردست چند آیات قرآنی پیش کرتا ہوں بغور پڑھیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم۔ الخ

(سورہ احزاب ع)

"یعنی جب تم کچھ مانگنا چاہو تو اُن سے (امہات المومنین سے) پردہ کے پیچھے سے مانگ لیا کرو۔"

آیت ہذا سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سید المرسلین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی بابت ارشاد باری ہے۔ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے لئے ہدایت ہے کہ جب اُن سے مانگنا چاہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔

خدارا انصاف! اُسوقت کے مسلمانوں کی قوت ایمانی پر غور کریں۔ ازواج مطہرات کی پاک باطنی پر خیال فرمائیں جن کی شان میں آیہ تطہیر نازل ہوئی۔ باوجود ان سب خوبیوں کی پردہ کا حکم نازل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اسکا فائدہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ اس پردہ سے پاکیزگی حاصل ہوگی۔

برادران اسلام! جب اُن جیسے پاکیزہ نفوس کو پردہ کا حکم ہوتا ہے تو ہم جیسے کمزور ایمان لوگوں کے لئے بدرجہ اولےٰ ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ بالکل آزاد بے مہار۔ برہنہ رو سیر و تفریح کا سرٹیفکٹ عنایت کیا جائے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا

حکم مذکورہ بالا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوا تھا جس میں دوسری مسلمان عورتیں بھی تبعًا شامل ہیں۔ تاہم مزید تاکید کو مدنظر رکھتے ہوئے عام مسلمان عورتوں کے واسطے بالصراحت حکم ہوتا ہے

یاایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین۔ (احزاب ع)

"یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم فرمادیجئے کہ وہ اپنی بڑی چادریں نیچی کرلیں جس میں کم سے کم یہ فائدہ تو ضرور ہے کہ (وہ باحیا) پہچانی جائینگی اور نہ ستائی جائینگی۔"

یہاں بھی پردہ کرنے کا فائدہ مذکور ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھائیوں کو اس کا علم نہیں۔ یا خدانخواستہ اس زمانہ کے لوگوں کو زمانہ نبوت کے روشنی یافتہ مسلمانوں سے بہتر اور پاک طینت تصور کرتے ہیں۔ یا للعجب۔

یہانتک تو محض بدن ڈھانپنے کا ذکر ہے۔ مگر اسی سورۃ کے چوتھے رکوع میں یہ الفاظ پڑھئے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولےٰ الخ (یعنی تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو۔ اور مت بناؤ سنگار جاہلیت پہلی کا) صاف صاف ارشاد ربی ہے کہ گھر میں (پردہ کے اندر) بیٹھو۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایام جاہلیت میں یعنی کفر کے وقت میں عورتیں بے پردہ پھرتی تھیں ہمیں نہایت رنج اور دلی صدمہ ہے کہ مشرکوں نے تو اس کے نقصان کو محسوس کرکے اب پردہ کی طرف توجہ کی۔ مگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈالکر ذلت اور رسوائی کی طرف قدم بڑھایا۔ انا للہ۔

پس ہم اپنے معزز اراکین یونیورسٹی سے بزور درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے وہ فورًا اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں۔ اور لفظ مسلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام سے دیدہ و دانستہ اعراض نہ کریں۔ اسی پیارے لفظ مسلم نے ہم کو اسقدر لکھنے پر مجبور کیا ورنہ چنداں ضرورت نہ تھی

وما علینا الا البلاغ۔

(خادم عبد الکریم (میرٹھی) لنڈ حیتا پور)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

امرتسر میں پلیگ

دو تین ماہ سے امرتسر میں وبائی امراض پھیلے ہوئے ہیں۔ پلیگ کا خوب زور شور ہے۔ سیکڑوں آدمی اس کا شکار ہو چکے ہیں۔

سرکاری طور پر جو پنجاب کے میونسپل قصبات کی ہر ہفتہ فہرست شائع ہوتی ہے اُس سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وبائی امراض کے سبب بھی امرتسر پنجاب بھر میں اول نمبر ہے بلکہ یہ بھی کہ سال گذشتہ کی نسبت امرتسر کی تعداد اموات میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مثلاً ہفتہ مختتمہ ۸ مئی کے دوران میں امرتسر میں اوسطاً ۱۰۱ موتیں ہوئیں۔ لیکن گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں صرف ۴۵۔ اموات اوسطاً ہوئی تھیں۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امرتسر میں صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور محکمہ حفظان صحت اپنے فرائض میں سخت لاپرواہ ہے۔ اہلحدیث کے کالموں میں بارہا میونسپل کمیٹی کو توجہ دلائی گئی ہے کہ امرتسر کے گلی کوچوں میں صفائی کا انتظام درست نہیں لیکن افسوس کہ اس پر کچھ توجہ نہ کی گئی۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب امرتسر وبائی امراض کا گھر بن گیا ہے۔

کیا سوراجیہ کے یہی معنے تھے؟

اخبار "اہلحدیث" ہمیشہ سے ہندو مسلم اتحاد اور سوراجیہ کا حامی رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کی بہتری اسی میں سمجھتا ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں اور اُن کے ہمنوا ہندو اخبارات اور انجمنوں نے دو تین سال سے جو پروپگنڈا شروع کر رکھا تھا وہ اپنا رنگ لائے بغیر نہ رہا۔

ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ آریہ سماجی اخبارات ایک طرف تو سوراجیہ سوراجیہ کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جس قسم کے سوراجیہ کے خاکے وہ ملک میں پیش کر رہے ہیں اُس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ ایسا ہندو راج قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس میں مسلمان اُن کے محکوم یا شودروں کی مانند رہ سکیں۔ اگر ہندوستان کا کوئی حقیقی لیڈر، ہندو مسلم اتحاد کیلئے کوئی ایک راہ عمل ایسی تجویز کرتا ہے جس سے مسلمانوں کی بہتری کی کوئی سبیل نکلتی ہو تو سب سے پہلے پنجاب اور پھر آہستہ آہستہ تمام ہندوستان کے ہندو اسکے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور زہر اُگلنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسٹر داس آنجہانی بانی سوراجیہ پارٹی نے بنگال سوراجیہ پارٹی میں مسلمانوں کو شامل کرنے اور ہندو مسلم اتحاد کی پائداری کیلئے مسلمانان بنگال سے ایک معاہدہ کیا تھا جسے "میثاق بنگال" کہتے ہیں۔ اُس میں یہ وعدہ تھا کہ سوراجیہ قائم ہونے پر مسلمانان بنگال کو اُن کی تعداد کے لحاظ سے ہر محکمہ میں اور ہر جگہ نمائندگی دیجائیگی۔ اس معاہدہ کا شائع ہونا تھا کہ پنجاب سے اس کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہندو مہاسبھا اور اُسکی شاخوں نے دیش بندھو داس پر لے دے کرنی شروع کر دی۔ لیکن دیش بندھو داس نے ان لوگوں کا منہہ یہ کہکر بند کر دیا کہ "میثاق بنگال" بنگالیوں کے لئے ہے۔ اس میں پنجاب والوں کو دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگرچہ یہ معاہدہ اُسوقت قابل عمل ہوتا جب کہ سوراج مل جاتا۔ لیکن ہندو جن کے دل و دماغ مسموم ہو چکے ہیں اُن کو یہ بھی منظور نہ تھا کہ مسلمانوں سے کوئی وعدہ بھی کیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے خفیہ ریشہ دوانیاں اس کے خلاف جاری رکھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی زہریلی ہوا بنگال میں بھی پہنچ گئی۔ کلکتہ کے فساد نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ ہندو مہاسبھا کے پروپگنڈے اور اس کے زہریلے اثر سے بنگال کے ہندو بھی دوسرے صوبوں کے ہندوؤں کی طرح کچھ کم متاثر نہیں ہوئے۔

گذشتہ ہفتہ کرشنا نگر بنگال میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں "میثاق بنگال" کو رد کر دیا گیا۔ اور بنگالی کانگرسی ہندوؤں کے جذبات بھی صاف صاف ظاہر ہو گئے۔ ہم مانتے ہیں کہ حقیقی لیڈر اور سنجیدہ اشخاص اس کانفرنس کی کارروائی سے متفق نہیں۔ لیکن جب کوئی اُن کی سنیگا ہی نہیں تو وہ اکیلے کیا کر سکینگے۔ بہرحال اس کانفرنس کے متعلق دیش بندھو داس کے اخبار "فارورڈ" کی رائے ہے کہ "شر وقوع میں آ گیا۔ معاہدہ بنگال جس پر ڈیش بندھو داس آنجہانی نے سوراجیہ کا قصر تعمیر کرنا چاہا تھا۔ متزلزل کر دیا گیا ہے۔ جو اس شر انگیزی کے ذمہ دار ہیں اُنہیں فرقہ وارانہ خبط اور کانگرس کو ٹھکرانے کے جذبات نے مغلوب کر لیا ہے۔ ابدتک اُن کے متعلق یہ کہا جائیگا کہ اُنہوں نے نوکر شاہی کے آگے سوراجیہ پارٹی کے خلاف غداری کی ہے۔"

ہمارے خیال میں اگر ہندو خاموش رہتے اور اس معاہدہ کی تنسیخ نہ کرتے تو شاید معاہدہ لکھنؤ کی طرح یہی طاق نسیان پر رکھدیا جاتا۔ مگر جب اُن کے دل ہی صاف نہیں تو عہد کا نباہ کیسا؟ ؎

وصل ہی جب اُنہیں نہ ہو منظور
وعدۂ وصل وہ کریں تو کیوں؟

سچ تو یہ ہے کہ اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ سوراجیہ کے بعد بھی مسلمان ان کے محکوم رہیں تو ایسے سوراجیہ سے ہندو دُور نہیں۔

بنگال پولیس پر سخت الزام

فسادات کلکتہ کے دوران میں کلکتہ کی پولیس پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اُس نے اپنے فرض کی ادائگی میں کوتاہی کی ہے۔ سب سے پہلے اس کا تذکرہ مسٹر ہیو سٹیفن سینیر ممبر ایگزکٹو کونسل بنگال کے ساتھ مشاورت کے سلسلہ میں آیا تھا۔ جب کہ مسلمانوں نے اس سے شکایت کی تھی کہ کلکتہ کی پولیس چونکہ ہندوؤں پر مشتمل ہے اسلئے اُس نے ہندوؤں کے جرموں سے چشم پوشی کر کے اُن کی مدد کی ہے۔

جب لارڈ لٹن نے بنگال غنڈا ایکٹ کی منظوری کے لئے بنگال کونسل میں تقریر کی تو پھر اسکا ذکر آیا۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ چار ہندو کنسٹبلوں کو اسلئے معطل کیا گیا ہے کہ اُن کے قبضہ سے مسلمانوں کی اشیاء برآمد ہوئیں۔

اب ایسوشی ایٹڈ پریس کا ۲۵ مئی کا کلکتہ کا تار مظہر ہے کہ کلکتہ کی چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک عورت مساۃ جمنی کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا ہے جو شیخ محمدو تار چپڑاسی کی بیوہ ہے۔ شیخ محمدو فسادات کلکتہ کے دنوں میں زخمی ہو کر مرگیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے پولیس پر نہایت سخت الزامات لگائے گئے ہیں۔ مساۃ مذکور نے اپنے بیان میں کہا کہ ۲۷۔ اپریل کو محمدو کو جو ایک بستی سے آیا تھا اپنے کمرہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ انسپکٹر گھوسلہ اور چند کنسٹبل آئے اور لاٹھیوں سے اسپر حملہ کر دیا۔ اُسے ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کے باعث مرگیا۔ مجسٹریٹ نے تحقیقات کے بعد یہ شکایت محکمہ پولیس میں بھیجدی ہے۔"

اگر یہ بیان صحیح نکلے تو ہندوستان کی بدقسمتی پر جسقدر بھی ماتم کریں کم ہے۔ جہاں کہ محافظان امن بھی مذہبی تعصب کی طغیانی میں غرق ہو جاتی ہیں۔

تحفظ گائے کا جنون

ہمعصر "ہمدم" لکھنؤ کو اطلاع ملی ہے کہ محمد آباد ضلع اعظم گڈھ کے علاقہ میں کمسریٹ کے محکمہ کی کچھ گائیں ہندؤوں نے چھین لیں دوران تحقیقات میں پولیس نے اُن میں سے کئی ایک گائیں تھانہ گھمبیر کے قریب گرفتار کیں۔ لیکن جب اُن کو تھانہ میں لیجایا جا رہا تو ہزارہا ہندؤوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہوگیا اور اُس نے اُن گایوں کو چھین لیا۔ سب انسپکٹر نے فوراً ضلع میں اطلاع دی جہاں سے سپرنٹنڈنٹ پولیس مع ایک مجسٹریٹ اور مسلح پولیس کے موقعہ پر پہنچے۔ اُن کے جانے سے شورش میں کمی ہوگئی۔ پولیس نے چھ آدمیوں کو گرفتار کرلیا جن پر مقدمہ چلایا جائیگا۔"

افسوس کہ ہندؤوں میں رواداری کے بجائے ایسی گمراہ کن تحریک پھیلتی جا رہی ہے جس سے بجائے کسی فائدے کے صریحاً نقصان کا اندیشہ ہے۔ جو کام جبر اور تشدد سے کیا جاتا ہے اُس کے نتائج کسی صورت میں اچھے نہیں نکلتے اور ایسی خوفناک تحریکیں ہمیشہ ملک و قوم کے لئے باعث تباہی ہوا کرتی ہیں۔ کاش کوئی ہندو لیڈر ایسا پیدا ہو جو ہندؤوں کی صحیح رہنمائی کرکے اُن کے ہلاکت آفریں جوش کو ٹھنڈا کرے۔

ترکی اطالوی جنگ کا امکان

برطانی اطالوی معاہدہ نے برطانی غرض کو تو پورا کردیا ہے یعنی اُن کو موصل مل گیا۔ لیکن اس معاہدہ کی رو سے اطالیہ کو جو ترکی پر حملہ کرنے کی شہ مل گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اٹلی رات دن جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اُس نے ترکی پر حملہ کرنے کیلئے یونانیوں کو اپنے ساتھ گانٹھا ہے۔

ڈیلی نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ کئی سال کی مسلسل جنگوں نے ترکوں کی آبادی کو بہت ہی کم کردیا ہے۔ اُن کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اور ملک میں وبا پھیل رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ترک اپنے ملک کی حفاظت کیلئے میدان جنگ میں کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ ۳۰ ہزار فوج سمرنا میں جمع ہو چکی ہے۔ اگر اٹلی ترکی پر حملہ کرنے سے باز نہ آیا تو کیا عجب ہے کہ اٹلی کو پھر ایسی ہی ذلت آمیز اور تباہ کن شکست ہو جیسی کہ ابی سینیا میں اُسے اٹھانی پڑی تھی۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ ترکوں کو اسوقت امن و چین کی بہت سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے گذشتہ نقصانات کی تلافی کرکے اپنی حالت کو سنواریں لیکن دشمن انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

مصر میں جدید انتخاب

مصریوں کو جس جس طرح دبانے کی کوشش کیگئی گذشتہ دو تین سال کے واقعات اُنپر شاہد ہیں۔ لیکن آفرین ہے مصریوں کی ہمت پر کہ وہ اپنی جگہ سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔ تازہ انتخابات کی اطلاعات مظہر ہیں کہ انتخاب میں جسقدر ممبر منتخب ہوئے ہیں اُن میں ۱۵۴ وفد پارٹی یا بالفاظ دیگر سعد زغلول پارٹی کے ممبر ہیں اور ۳۶ لبرل پارٹی کے۔ گویا مصری پارلیمنٹ پر کلیتہً اس پارٹی کا قبضہ ہوگا جو زغلول پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ناسازی مزاج کے سبب سعد زغلول وزارت عظمیٰ کو قبول نہ کرینگے بلکہ لبرل پارٹی کے لیڈر عدلی پاشا کو وزیر اعظم بنائینگے زغلول پارٹی کی کامیابی نے برطانی سیاسی حلقوں میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور انگلستان کی اخبارات سعد زغلول پاشا کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ خبردار کوئی ایسی کارروائی نہ کرنا جو انگریزوں کی مرضی کی خلاف ہو۔

قضیۂ موصل

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس نے اٹلی کو ایشیائے کوچک پر حملہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس حملہ کے خوف سے ترک انگریزوں سے جلد معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ترکی اور برطانیہ کے درمیان جو موصل کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے حملہ کی خوف سے ترک جلد سے جلد برطانیہ سے صلح کر لینگے۔ معاہدہ مذکور کی موٹی موٹی شرائط حسب ذیل ہونگی۔

(۱) جمعیۃ الاقوام کی طے کردہ سرحد موصل میں ترکوں کی موافق کسی قدر ترمیم کردیجائیگی جس سے ترکوں کو بعض اہم فوجی مقامات مل جائینگے۔ اگرچہ شہر موصل اُن کو نہ دیا جائیگا۔

(۲) ترکی۔ اور برطانیہ اور عراق ایک ایسا معاہدہ کرینگے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے۔ اس معاہدہ میں ایران بھی شامل ہوگا۔

(۳) ایک اقتصادی معاہدہ کیا جائیگا جس کی رو سے ترکی ولایت موصل کی قدرتی دولت سے مستفید ہو سکیگا۔

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز محمدی - جس میں تمام نمازوں اور اُس کے ارکان کو مفصل لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

مؤتمر اسلامی اور سردار اہلحدیث مدظلہ

ہم لوگ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آنجناب مدظلہ کو جماعت اہل حدیث کا صحیح نمائندہ اور حقیقی ترجمان سمجھتے ہیں۔ نیز لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کے پاس کردہ رزولیوشن کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی اس تحریک کو تفریق بین المسلمین قرار دیتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان لوگوں کو عقل اور تمیز عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عبدالکریم (میرٹھی) از سیتاپور)

جماعت اہل حدیث

قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان نے اعلان کیا ہے کہ

"ہم مسجد چینیاں والی لاہور کی کارروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمائندہ کانفرنس اہلحدیث کے منتخب شدہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کو تا دیر زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان سے بیزار ہوتے ہیں اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ اس تفرقہ کو دور کرے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل امام مسجد جامع اہلحدیث قصبہ جلالپور پیروالہ)

انجمن اہلحدیث جگادھری ضلع انبالہ کی تجاویز

(۱) انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی تجویز انتخاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث برائے نمائندگی حجاز سے کلی اتفاق رکھتی ہے اور اپنا سچا نمائندہ خیال کرتی ہے اور بجز مولانا ثناء اللہ صاحب کسی دوسرے اہل حدیث کو اپنا نمائندہ نہیں سمجھتی۔

(۲) مولوی اسمٰعیل پسر مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا ایک مسجدی جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو غیر معتمد اور اپنے باپ یا کسی اور بزرگ کو معتبر نمائندہ حجاز تجویز کرنا بالکل حاسدانہ اور نفاق و شقاق بین المسلمین اور فساد انگیزی فی الدین ہے۔ انجمن اسکو یا اسی قسم کی دوسری تحریکوں کو نہ صرف مسلمانوں اور اہلحدیثوں کیلئے مضر اور زہریلی سمجھتی ہے بلکہ خاندان غزنویہ کی عزت و احترام کو برباد کرنے کا اچھا خاصہ ذریعہ خیال کرتی ہے۔"

(ناظم انجمن مذکورہ)

انجمن اہلحدیث گھوگا ضلع سیالکوٹ کی تجویز

انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکی رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث مؤتمر حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور جلسہ جماعت المسلمین لاہور کے پاس کردہ رزولیوشن مورخہ ۲۔ اپریل کو بنظر حقارت دیکھتی ہے۔

(کریم بخش ناظم انجمن مذکور)

مولانا صاحب سردار اہلحدیث کا مکتوب گرامی

جو آنجناب نے کامران سے ارسال فرمایا تھا ۳۰ مئی کو دفتر اہلحدیث میں اصل وقت سے دیر میں وصول ہوا جو اخبار ہذا کے صفحہ [illegible] پر مندرج ہے۔ مولانا صاحب (مدظلہ) ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ چکے ہیں۔ انشاء اللہ اب جو خط آئیگا اسمیں مکہ معظمہ کے حالات ہونگے۔ ناظرین دعا سے یاد فرماتے رہیں۔

(منیجر)

حساب دوستاں دردل

جن اصحاب کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں ازراہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں فیس منی آرڈر وضع کرکے بلیہم بھیجدیں۔

۵۹ - ۴۴۵ - ۵۱۶ - ۵۶۷

۷۱۰ - ۸۱۴ - ۸۳۰ - ۱۲۰۱

۱۶۷۵ - ۲۰۶۱ - ۲۳۴۰ - ۲۳۶۱

۲۴۱۴ - ۲۴۹۸ - ۲۸۹۰ - ۳۵۴۷

۴۳۲۷ - ۴۸۰۷ - ۴۸۳۹ - ۵۱۰۹

۵۱۱۰ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ - ۵۵۹۱

۶۰۹۳ - ۶۴۸۷ - ۶۴۹۳ - ۶۴۹۵

۷۰۰۵ - ۷۰۳۸ - ۷۲۲۴ - ۷۴۷۸

۷۴۸۷ - ۷۴۹۰ - ۷۷۴۱ - ۷۹۴۰

۷۹۴۶ - ۷۹۴۸ - ۷۹۵۲ - ۷۹۵۵

۷۹۵۶ - ۷۹۶۳ - ۷۹۶۶ - ۷۹۶۹

۷۹۷۰ - ۷۹۷۴ - ۷۹۷۹ - ۷۹۹۲

۸۰۷۱ - ۸۰۸۰ - ۸۲۲۶ - ۸۲۳۱

۸۲۳۴ - ۸۲۴۳ - ۸۴۷۰ - ۸۴۷۴

۸۴۷۵ - ۸۴۸۴ - ۸۴۸۶ - ۸۴۸۷

۸۴۸۸ - ۸۴۹۱ - ۸۴۹۲ - ۸۴۹۳

۸۴۹۴ - ۸۴۹۶ - ۸۴۹۷ - ۸۴۹۸

۸۵۰۲ - ۸۵۰۳ - ۸۵۰۴ - ۸۵۰۵

۸۵۳۴ - ۸۶۰۶ - ۸۷۳۱ - ۸۷۳۴

۸۷۳۹ - ۸۷۴۶ - ۸۷۴۷ - ۸۷۴۸

۸۷۷۱ - ۸۷۷۴ - ۸۷۷۵ - ۸۸۰۲

۸۸۱۱ - ۸۸۱۸ - ۸۸۲۳ - ۸۸۲۴

۸۸۲۷ -

یاد رفتگان

میرے بھائی شیخ اکرام الحق صاحب بنارس والوں کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ

(عبدالحمید ولد حاجی ممتاز احمد صاحب از دہلی)

ایضاً: میرے دوست مؤذن مسجد اہلحدیث عبدالسبحان خان فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

(حافظ عبدالرحمان ساکن منٹگمری (الہور))

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہم۔

درخواست امداد

ناظرین اہلحدیث و اہل خیر سے عرض ہے کہ میری عدم موجودگی میں میرا خس پوش مکان جل گیا۔ میں بستی ہی میں مدرسہ میں تھا بوجہ تیز ہوا کے گھر کے اندر نہ جاسکا اور نہ کچھ سامان کپڑا چارپائی وغیرہ بچاسکا چھوٹے چھوٹے بچے و ضعیفہ والدہ و اہلیہ بوجہ شدت گرمی کے سخت پریشان ہیں۔ اہل خیر سے عرض ہے کہ للہ فی اللہ میری اور میرے بچوں کی امداد کریں۔ (ابو محمد عبداللہ محمدی موضع لاہور کلاں لب دریائے کوہی مدرسہ مسجد اہلحدیث ڈاکخانہ ریاست رامپور)

[illegible] اہلحدیث [illegible] تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ علیم عالم شباب میں ۲۵ مئی کو فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ (حبیب اللہ از موضع [illegible] ضلع سیالکوٹ)

انتخاب الاخبار

کوائف ریف } فرانسیسیوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن عبدالکریم کے اہل و عیال کو اسیر کرلیا ہے۔

قبائل ریف کی وطن فروشی } فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ آج (۲۳ مئی) صبح فرانسیسیوں کے دوستدار قبائل نے مقام تارغوت اور اس کے ارد گرد کے مورچوں کو فتح کرلیا ہے۔

قائدین ریف کو دعوت سرفروشی } اگرچہ ابھی تک اس افواہ کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ امیر غازی محمد بن عبدالکریم اسیر ہوگئے ہیں لیکن طنجہ کا ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف نے ایک اعلان اُن شیوخ و قائدین کے نام جاری کیا ہے جو ہنوز وفادار ہیں۔ اعلان میں یہ امر تسلیم کرلیا ہے کہ مجاہدین کے وسائل تقریباً ختم ہوچکے ہیں۔ اسلئے جن صاحب کا جو جی چاہے کریں۔ ہر شخص آزاد ہے۔ اگر شوق جہاد ہے تو اپنے امیر کے دوش بدوش داد مردانگی دو۔ ورنہ خواہ ہسپانویوں کے آگے ہاتھ جوڑو خواہ فرانسیسیوں کا طوق گردن میں ڈالو۔

مدافعت کا آخری مورچہ } عجدہ میں جو صلح کی گفت و شنید ہورہی تھی اسکی ناکامی کے بعد ۷ مئی کو فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے جو مشترکہ حملہ کیا تھا وہ غازی عبدالکریم کے سابق صدر مقام تارغوت (مرکز ٹیلیفون) پر قبضہ کرلینے کے بعد ختم ہوگیا۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے قبائل نے ہتھیار ڈال دئے اور ریفی محاذ میں تین جگہ رخنے پڑگئے۔ اتحادیوں کا مقدمۃ الجیش فرانسیسی مراقشی سرحد سے گزر کر بحر روم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ فرانسیسی ہسپانی افواج کے محاذ نے ریف کو دو حصوں میں منقسم کردیا ہے مگر اس کا امکان موجود ہے کہ ابھی غازی عبدالکریم کچھ عرصہ اور جبل حمام میں مدافعت کرسکیں۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے توپخانے۔ اسلحہ اور سامان جنگ جمع کرلیا ہے جس سے آسانی کے ساتھ مدافعت کی جاسکیگی۔

فرانس کا بیان } فرانس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ (غازی) عبدالکریم نے ہتھیار ڈالدئے ہیں (غازی) عبدالکریم کو طزہ پہنچایا جائیگا۔ اس نے خود کو اور اپنے کنبہ کو فرانس کی حفاظت میں دیدیا ہے۔ فرانسیسیوں کے پاس پہنچنے سے پیشتر ہسپانیہ۔ فرانس اور دیسی قبائل کے تمام اسیران جنگ کو واپس بھیجدیا۔

مؤتمر اسلامی } مؤتمر اسلامی (حجاز) کا اجلاس ۱۸ جون سے شروع ہوگا۔ اور حج ۲۰ جون کو ہوگا۔

محمل اقدس کی روانگی } ۲۷ مئی کو غلاف اقدس کی روانگی کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب منائی گئی۔ شاہ فواد بھی اس تقریب سعادت نصیب میں شریک ہوئے۔

موصل کا تیل } مسئلہ سرحد موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ عنقریب ہی انگورا میں ایک عہدنامہ پر دستخط کرنے والے ہیں۔ خط بروسلز کو ایک دائمی حد فاصل تسلیم کرلیا جائیگا۔ اور ترکی موصل پر عراق کا قبضہ تسلیم کریگی۔ ترک اس پر مصر ہیں کہ ان کو موصل کے تیل میں سے ضرور حصہ دیا جائے۔ اس تیل کے عوض میں اُنہوں نے ایک ہزار مربع کیلومیٹر علاقہ قبول کرنے سے انکار کردیا۔ برطانوی نائندہ مسٹر رانلڈ لنڈسے نے کہا۔ چونکہ موصل کے تیل کے حصے بخرے ہوچکے ہیں اور اسکو مختلف اقوام میں تقسیم کیا جاچکا ہے۔ اسلئے ترک اسکے عوض میں روپیہ لے لیں اور اس مطالبہ سے دست بردار ہوجائیں اس معاملہ پر بحث وتمحیص جاری ہے۔ چند دنوں میں اس کا فیصلہ ہوجائیگا۔ اور ترکی اور عراق میں بھی ترکی اور ایران جیسا معاہدہ ہوجائیگا۔

جاپان میں محشر خیز حادثہ } ٹوکیچی کا آتش فشاں پہاڑ یکایک پھوٹ پڑا شور کی آواز میلوں تک سنائی دی۔ قصبہ مائی کے رہنے والے ڈر کے مارے بھاگ گئے قصبہ سخت خطرہ میں ہے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ ۲۰۰ مکانات مادہ گرم کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ دو ہزار کسان اور ۱۲۰ کان کن لاپتہ ہیں۔ زمین میں شگاف پڑجانے کی وجہ سے ۲ سو آدمی غرق ہوگئے۔

پلیگ سے اموات کی ہفتہ واری رپورٹ } ہفتہ مختتمہ یکم مئی ۱۹۲۶ء میں پلیگ سے اموات کے اعداد و شمار مظہر ہیں کہ عام طور پر پلیگ کی شدت کم ہورہی ہے۔ ہفتہ مذکور میں ۴۶۲۰ موتیں ہوئیں۔ اسکے بالمقابل ہفتہ ماسبق میں اموات کی تعداد ۵۹۲۴ تھی۔

طاعون زدہ اضلاع میں سے کرنال میں جہاں ہفتہ ماسبق میں ۱۰۱۵ موتیں ہوئیں وہاں ہفتہ مختتمہ یکم مئی میں انکی تعداد ۹۵۴ تک رہ گئی۔ دیگر اضلاع کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رہتک ۶۵۵ ... اور ہفتہ ماقبل میں ۶۶۸
حصار ۶۱۱ " " " ۷۲۰
سیالکوٹ ۲۵۰ " " " ۳۷۸

انبالہ اور امرتسر میں اموات میں کسی قدر اضافہ ہوا ہفتہ مذکور میں ۴۶۸۹۱ اشخاص کو پلیگ کے ٹیکے لگائے گئے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

کوائف شام } بیروت سے جو نیم سرکاری طور پر تار آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ملک شام میں عام طور امن ہوتا جاتا ہے۔ جبل دروز کے شمال مغربی علاقہ میں باغیوں کی سرکوبی ہوچکی ہے۔ جنوب و مشرقی علاقہ کی بھی بہت جلد ہوجائیگی یہ بھی لکھا ہے کہ اب جبل لبنان میں کاروبار حسب معمول ہے۔

ایک دوسرا پیام مظہر ہے کہ موسیو دی ژدنیل نے جبل لبنان میں ایک جدید جمہوریت کے وجود کا اعلان کیا جسکے بعد معمولی مراسم کے بعد دعائیں مانگیں۔

حاجیوں کا آخری جہاز } ۲۷ مئی کو حاجیوں کا آخری جہاز "ارمنستان" سات سو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہوگیا ہے۔ تقریباً دو سو نادار عازمین حج روانہ نہ ہوسکے۔

حبِّ مصطفائی

۲/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک۔ سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث بربادی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اُٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اُٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان و کثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول و کثرت جریان و احتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہو گئی ہو وہ عافیت اُٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لاعلاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفابخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بُری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچروپئے (صہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

موميائی

۹/۱۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ پے؎ پاؤ بھر سے۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

۳/۱۵

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی، راستگوئی، اور راستبازی، اختلاف و اتفاق۔ سلوک و برتاؤ، محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے قیمت صہ نصائح امام غزالی قیمت ۶ر (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

پتہ

خالد برادرس امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

۱۲/۲۵

مترجم محشی اُردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچروپئے کی چار روپئے کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت کا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھ کر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ر بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں۔ سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپئے (عا) تین روپئے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔ المشتہر

عبدالغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر۔ (پنجاب)

ازواج النبی۔ حضور کی بیبیوں کے حالات بہت ... قیمت ۱۲ر ایضاً ... عہ (مجلد)

رعایتی کتب کا اعلان

صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) سفری حمائل جس پر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ ہے (۲) جیبی حمائل نہایت صاف عمدہ عا (۳) فتح الباری الفاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے مبلغ للعہ (۴) مقدمہ فتح الباری ہے (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ ہے (۶) بخاری شریف مترجم اول سے ۶ پارہ تک مجلد عہ (۷) عون المعبود۔ صرف تین نسخے ہیں للعہ (۸) ابن ماجہ نظامی۔ حاشیہ موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے کاغذ چھپائی نہایت عمدہ للعہ (۹) نسائی مجتبائی عہ (۱۰) ترمذی مجتبائی ہے (۱۱) احسن التفاسیر۔ مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے للعہ (۱۲) مسلم شریف۔ احسن المطابع مجلد عہ (۱۳) مسلم شریف نولکشوری ہے (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد ہے (۱۵) دارقطنی ہے (۱۶) منتقے دارمی رسالہ رفع الیدین تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ ہے (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہئے عا (۱۸) فتاوی نذیریہ کامل للعہ (۱۹) سوانحمری میاں صاحب مرحوم عہ (۲۰) قیام اللیل عہ (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو عہ (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد ہے (۲۳) معیار الحق، تقلید کی جانی دشمن عہ (۲۴) تاریخ صغیر امام بخاری ہے (۲۵) بلاغ المبین ہے (۲۶) الطبرانی صغیر ہے (۲۷) تاریخ الخلفاء عہ (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد ۱۳ (۲۹) اعلام الموقعین۔ تقلید کی دشمن للعہ (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی عہ (۳۱) نسائی شریف۔ شاہدرے مجلد ہے (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام عہ (۳۳) خطبات التوحید ۱۲۔ اس کے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں۔ زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دی جائیگی۔

(منگانے کا پتہ)

ابو عبد اللہ کٹرہ نیل نمبر ۲۱ چاندنی چوک دہلی

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد گردہ و دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ صہ، پاؤ بھر لعہ، نصف سیر عہ ایک سیر پختہ سنہ، مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

لعم سلاجیت: فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا بھجوا دیں مہربانی ہوگی ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں کی خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے پتھری العدد درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲۰ مئی ۱۹۲۴ء)

محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ گیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۴ ذیقعدہ)

شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲/

تاریخ الخلفا۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں خلفاء راشدین اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت ۱۲/

تاریخ تبلیغ اسلام مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ و تاریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۵۰۰ لکھائی چھپائی بہت اعلےٰ اس کتاب میں صرف آنحضور کے معجزات ہیں قیمت ۱۲/

سیرۃ النعمان۔ امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی قیمت عہ

مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲/

لغات القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت عہ

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت ۸/

فروع الایمان۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے قیمت ۶/

الفاروق حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی۔ قیمت عہ

تفسیر القرآن اردو۔ پارہ عم ۶/ پارہ الم ۵/ مراد اسلام ۶/

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲/

حرز جان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۸/

جمال القرآن۔ چند روز میں بلا استاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴/ سفرنامہ روم و شام عہ الغزالی عہ گفتگو سے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب قیمت ۸/ (پتہ)

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

جگتجیت بروڈوڈ انجنئرنگ کالج
کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا بیگنا زو ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند دہرہ ہائے کالج کی نمایاں کامیابی پر مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

نسیاً منسیاً
یعنی
درد سر کی بیخطا دوائی
ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ار محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ر چار بکس ۸ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

بڑھیا کپڑا منگاؤ

بڑھیا کپڑا منگاؤ اور اپنے کاروبار میں اور گھر کا کپڑا یہاں سے منگاؤ بلکہ ایک بار منگوا کر آزماؤ۔ ہم بالکل سچے ہیں۔ آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجن اول فی درجن تین روپے ریشمی آزار بند بہار مختلف رنگوں کے درجن اول فی درجن تین روپے ریشمی بہاریں صافہ بہار ساتن گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپے ریشمی مشہدی لونگی رنگ سیاہ و کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع اعلیٰ فیشن کی درجہ اول چھ گز لمبی فی لونگی چار روپے ۸ر۔ دو آنہ تولیا بہت بڑا اسپرنٹ کا درجہ اول فی تولیا تین روپے ریشمی بہار چھ گز گلوبند نہیں فی عدد ایک روپیہ بارہ آنہ بڑھیا کلاہ زری دار درجہ اول فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ چادر نماز رنگ بہار درجہ اول ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ: منیجر سوولیشی کھدر پرچارک کمپنی لودیانہ (پنجاب)

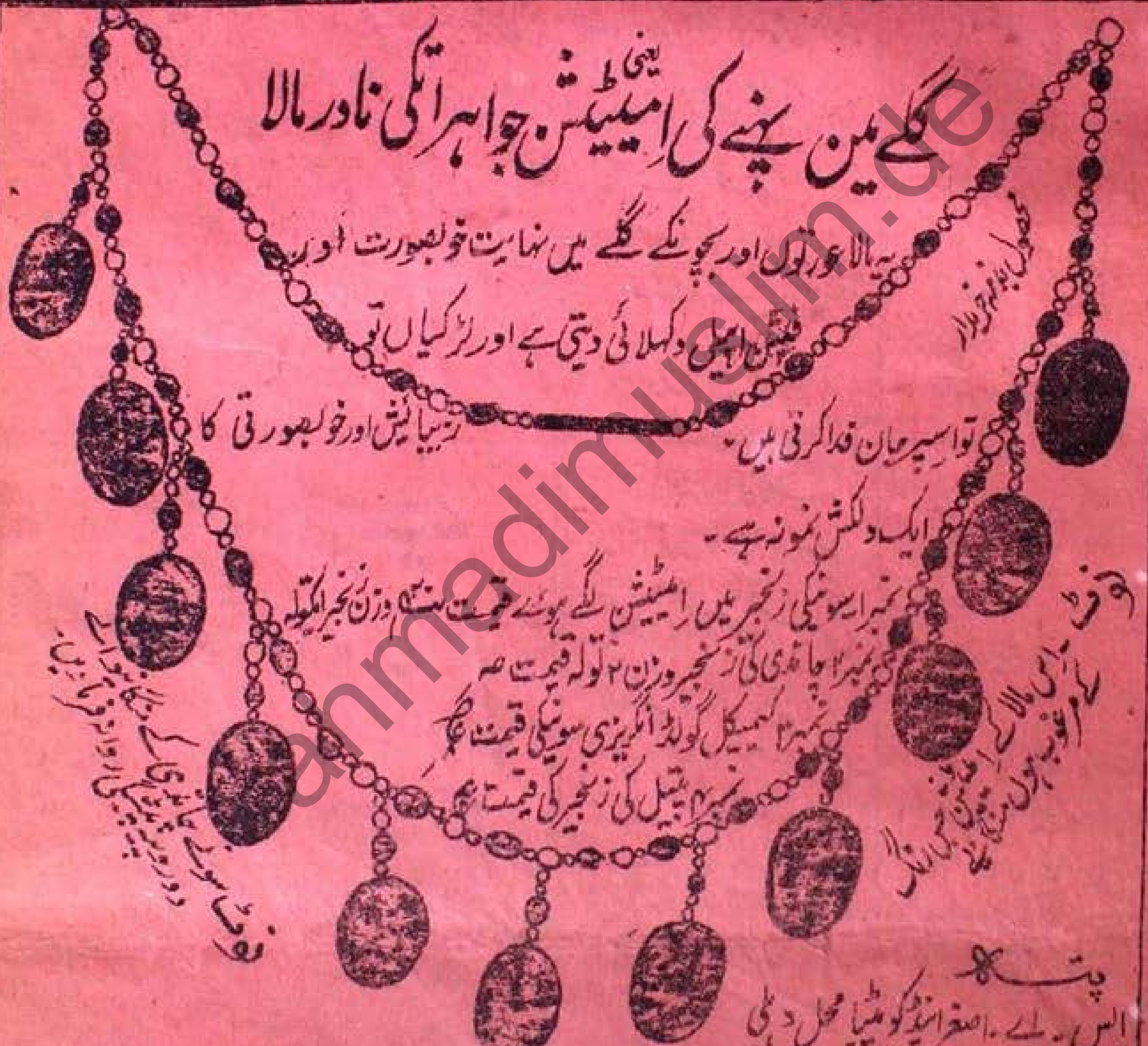

یعنی
گلے میں پہننے کی امیٹیشن جواہرات کی نادر مالا

یہ مالا عورتوں اور بچوں کے گلے میں نہایت خوبصورت اور بیش قیمتی اصلی دکھلائی دیتی ہے اور لڑکیاں تو اس پر جان فدا کرتی ہیں۔ زیبائش اور خوبصورتی کا ایک دلکش نمونہ ہے۔

نمبر ۱ سونے کی زنجیر میں امیٹیشن لگے ہوئے قیمت ..... وزن زنجیر ایک تولہ
نمبر ۲ چاندی کی زنجیر وزن ۲ تولہ قیمت ..... صہ
نمبر ۳ کیمیکل گولڈ انگریزی سونے کی قیمت ..... عہ
نمبر ۴ پیتل کی زنجیر کی قیمت ..... عہ

مصولڈاک بذمہ خریدار

نوٹ: اس مالا کے علاوہ ..... ہر قسم کے زیورات ..... منگا سکتے ہیں

پتہ: ایس۔ اے۔ اصغر اینڈ کو مٹیا محل دہلی

نورالعین سرمہ

مقوی و مجلی داغ حرارت و تبخیر معدہ مجربہ ۔۔۔ مولوی محمد علی صاحب حافظ ۔۔۔ سفوف دافع جریان ۔۔۔ سفوف ہاضم دافع ۔۔۔ درد سر ۔۔۔ نور ریاست ۔۔۔ حکیم محمد داؤد مالیر کوٹلہ

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں۔ یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہو تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجیئے۔ جسکے ایام دو مرتبہ کا استعمال ہو گا دو ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں۔ کل قیمت مع عدہ ہر چہ واپس منگاؤ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے

نوٹ:۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۸/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا تشنگی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا [illegible] دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت ہے محصول ۸/

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعائتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤ الدین (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آ سکتا ہے۔

کرایہ	نام اسٹیشن
۶۸ روپے	راولپنڈی
۶۱ روپے	جہلم
۵۹ روپے	سیالکوٹ
۵۱ روپے	لاہور
۴۸ روپے	امرتسر
۴۷ روپے	فیروزپور چھاؤنی
۴۳ روپے	جالندھر چھاؤنی
۴۰ روپے	لودھیانہ
۳۶ روپے	پٹیالہ
۳۴ روپے	انبالہ چھاؤنی
۳۸ روپے	سہارنپور
۴۵ روپے	میرٹھ چھاؤنی
۴۵ روپے	دہلی

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ان کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہونا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید کرایہ دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر [illegible] سفر کریں بشرطیکہ جگہ [illegible]

روپیہ واپس [illegible]

[illegible]

ہیڈ کوارٹرز آفس [illegible]

لاہور ۱۷۔ مئی ۱۹۳۶ء

برائے ایجنٹ صاحب

ایک بہترین نئی ایجاد

بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس ۸/

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرور منگائیے نہایت کارآمد اور عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی بکس ۸/ ڈاک خرچ ۱۲/ کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

پتہ

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی

ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

بقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

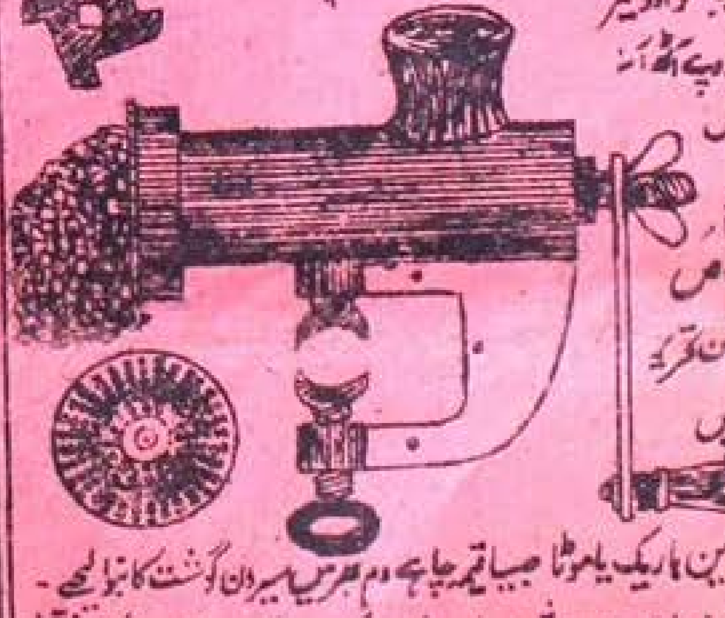

وزن تقریباً سوا دو سیر

قیمت چھ روپے آٹھ آنہ

محصول ڈاک

پیکنگ ۱۲/

اجرت بھی خاص رعایت نقصان تجربہ ہو تو دام واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہیے دم بھر میں سیروں گوشت کا بنوا لیجے۔ بالکل اعتقادی بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہوئی ہے۔ اسکی لوہا چنے اور گوشت کاٹنے کی قینچی بیحد تیز اور مضبوط ہے۔ ولایتی مشین کی مانند ایسی نہیں۔ گر ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائے۔ بلکہ پہاڑ سے گرائیں۔ تو اسکا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہو گا۔ ایک مشین پشتہا پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر بھیجیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ